

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِلَّا أَنْ أُولِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ «القرآن»

کتاب المملوء بالبرکات

توالتین سے پوروں کا جائزہ دیتے

لو کنت من شیء سوا البشر

اگر آپ بشر کے سوا کچھ نہ ہوتے

ابریسم

سوانح حیات
مفتی محمد امین

از قلم
حافظ محمد عابد نعمان
مفتی الحج الاسلامی (دہلی)

مکتبہ سلطانہ

مسند نوبہ فیصل آباد 041-2637219

ابرار

سوانح حیات مفتی محمد امین

المکتبہ الاسلامیہ

044

حافظ محمد عابد نعمان
مہاراجہ الاسلامی (دہلی)

پیشکش

مکتبہ سلطانیہ

شعبہ ادبیات اسلامیہ

041-2837228

اس ایڈیشن کے جملہ حقوق بحق مکتبہ سلطانیہ محفوظ ہیں

پہلا کالم - ایڈیٹر

مکتبہ - محمد مہدی خاں

ایڈیشن اول - دسمبر ۱۹۰۰ء

ایڈیشن دوم - دسمبر ۱۹۰۰ء

۴۰۰

اشعار - مکتبہ سلطانیہ، لاہور

کچھ نکات - محمد خالد اقبال

کتاب نگار کے نام

مکتبہ سلطانیہ، جامع مسجد، امرتسر، لاہور، گلبرج

پیشہ - پانچواں

نویں نمبر ۱۹۰۱ء - ۱۹۰۲ء

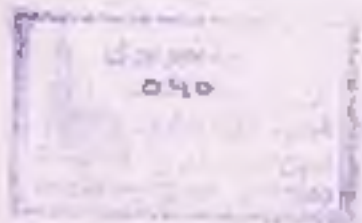
مجموعی - ۱۹۰۰ء - ۱۹۰۱ء

انصاف

رفقائے اہل تشیع کے نام

کہ جن کے وجود سے ایک زمانہ نور ہوگا۔

(بسم اللہ)



مکتبہ سلطانیہ، لاہور

مکتبہ سلطانیہ، لاہور

صدائے نو

الہی ہ تجھے پر ابرو بکسے
جنہیں تو نے نکلا ہے ذوقِ خدا کی
دو عالم ان کی ٹھوکر سے سزا و دریا
سست کر پھاڑ ان کی بیست سے سائی



مرد خدا کی لاش کا بیج نہیں ہوتا وہ خود سر ہوتا ہے اور
 اصل کو نور خدا دیتا ہے۔
 اس کی پرواز اتنی طاقتور ہوتی ہے کہ جس کا اس سے تعلق کاغذ
 ہو جائے وہ پتھر یوں کو چھوٹے لگتا ہے۔
 اس کی ذات ایک ایسا علیحدہ چہرہ ہوتی ہے جو ہر ذی روح کا
 مرکز ذکر میں جاتی ہے۔ اس کے کام میں وہ سچائی ہوتی ہے جسے انسانی
 قلوب یا جملہ وجودات تسلیم کرنے لگتے ہیں۔
 اس کی ذات ایک اپنا جہان ترغیب دیتی ہے۔ ایک ایسا
 جہان جہاں رنگ و نور کی دم بھم برستی رہتی ہے۔ جب نور کی وہ
 یونہی دل سیاہ پر پڑتی ہیں تو اس کے خود خال واضح ہوتے چلے
 جاتے ہیں۔
 ایسے ہی کلیل نقوش قدسہ میں سے ایک مرد اہر یثیم کے
 احوال چار یمن کی تشریح ہیں۔ اس امید اور یقین کے ساتھ کہ یہ احوال
 و تذکار "دائستان و فیض پاکستان امینہ" کیلئے تراغ راہ عایت
 ہوں گے۔

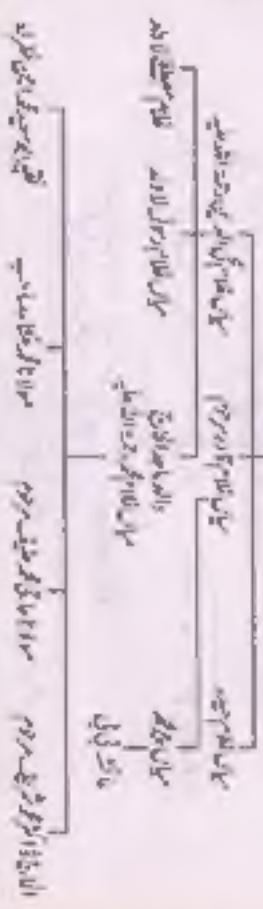
This image shows a blank, aged, cream-colored page, likely an endpaper or flyleaf from an old book. The page is framed by a wide, ornate black border featuring a repeating scroll and leaf pattern. The paper has a slightly textured appearance with some faint smudges and a small dark mark near the top center. The overall tone is warm and historical.

تعمد، نادمہ شاخ اول

مجلس شورای اسلامی

مجلس

میرزا قاسم خان صاحب



11



ہو حلقہ یاروں تو برہنہ کی طرح نرم

روزم کی دھن ہو تو فواد ہے سوسن

مگر میں کے موسم کی وہ گرم دو پہر تھی جب سورج آگ کے

شعلے برسا رہا تھا، دور دور تک کوئی ذی روح دکھائی نہیں دے رہا تھا،

راستے سلسلے، نگیاں ویران، اور کوپے بے آہستے، چار چار

قیامت کا سا سہل تھا، ایسا سا کہ جس میں شور بھی تھا اور سناٹا بھی، ہر

طرف ہو کا عالم تھا کہ اس بے پناہ گرمی اور ٹھیکراں سناٹے میں، دور

پکڑ پی پر ایک طفل کتب اپنے بڑے بھائی کا ہاتھ تھامے، نیچے

پاؤں، ہاتھ میں چند چھوٹی بڑی کتابیں اور آنکھوں میں روحانیت کی

چمک لئے دانش کدے کی طرف چار ہاتھ۔

چلتے چلتے یکتا زمین میں گئی آگ کا احساس ہوا اور پاؤں

دکھائی ہوئی بھٹی کی طرح چلتے گئے۔ چند فلاںک دور گھاس کے دوہ

چار درو لیلے نظر آئے، پردوں بھاگ کر ان تک پہنچے اور گھاس پر

پاؤں رکھ کر کھڑے ہو گئے کہ شاہی تھوڑی کو طراوت دکھا دی گئی۔

کچھ دیر رکتے کے بعد وہی طفل کتب، گرمیوں کے کھمبے خانے

میں، ورنہ چوں کہ تلووں سے روکتا ہوا علم کی پیاس بجھانے کے لئے
 ہمارے شول، رواں، رواں تھا۔
 علم کی شمع کے اس پردے کو آج دیا فقیر عمر قیل
 مفتی محمد امین صاحب کرام سے جانتی ہے۔

ابتدائے گوہر

نام (مفتی) محمد امین

کنیت ابو سعید

دعوت یکم قوام محمد بن عبد اللہ علیہ

قوم راجپوت مہلی

جائے پیدائش لوارش آباد لاہور

حج روایت کے مطابق قمر وچ المصطفیٰ حضرت قبلہ مصلی
محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی ولادت باسعادت
۱۳۴۲ھ ۱۵ شعبان المعظم ۱۹۲۶ء میں ہوئی۔

نیم بلحاظ عود و سوار کیا ہی مبارک و دون تھا کہ حضور سرایا
اور لہ مطلع الزور، فیض بخش و فیض آوار، ساقی بزم محبت والہ
والقہ اسرار وحدت و مگر گلستان خوبی و شمع بزم نبوی، محبوب ربانی و
قلب صمدانی، خواجہ خواجگان، اشرف الاولیاء، انکار العارفین خرمہ
محمد امین قریب سے اکیم دل آرائی و سحر دلہائی ہوئے، غنچہ مستکار
پہولی سے سانسے لگے اور چرخاں عیاسوں کے خواہجہ بخت خوشی سے
جاگ اٹھے، دنیا اور دنیا والے قہر و غیور ہوئے لگے زمانے سے پاؤں

چمے اور کہتا: نہ ہے پند بلند اقبال، شمس الہدیٰ حضرت میاں غلام محمد

اور رہے پیر حق چار دہر امراء

والشمس عیان لڑ مطلق واللیل لڑ لکھ حصول

السور لکھ بر حصول الصبح وصال عشق و

الحسن وشرعہ یحیوتہ والحدود ملک فی مدح

علم دایم کے گھر ایک مستوحج کی طرح بلند ہوا چکا ہو

آئندہ چاشن محرش و عظم والا شان ہو کر کشن آئے ہیں شان دلی

ہوئے والوقت

مژدہ سے ملی کہ حیرت راج دلا آ

لاؤ شمس کا وہ صبح کا جانا آ

عرش سے چاہ کر دل کی ترش پہ نین

کھل چار میں جہت سا پیدا آ

نور و حسن جلی اور انور رشہ اشہ اشہ کر شہادت سے

رہے جسے کہ یہ واقعہ دلی کسی بعد کالی بن کر صفا مصطفیٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دل پہ چہرہ آپ دہش چمکے گا اور یہ چہرہ

آئینہ حق لایق کر عارفوں کو وہ جلیوت دکھائے گا کہ سب زبان

حال سے ہمارا نہیں گے

اے رنگ بولے شول شمس الہدیٰ

لوہ رخ تو آئینہ حق لائے

اوتھار دہرا کے پتے پتے بات و بچن حق سے آپ کی طبیعت

میں دوکل پاتیں موجود ہیں جن سے انسان کمال کی طبیعت دوسرے

ہزاروں سے بالکل الگ اور ممتاز ہیں کرتی ہے

آپ کے بنے بھائی حضور مرزا مفتاح صاحب فرماتے ہیں۔

"بچن سے ہی آئین صاحب کی طبیعت دوسری ہے چہا

حق، بات کرنے کا انداز، بولنے کا طرز و طریقہ، طاقات و علوم

کی نسبت دوسراں سے جوڑ دوسرے کچھ الگ سا تھا۔

اگر بولتے تو دیکھتے بچہ میں، بچتے تو اخیر لقمے کے کسی سے

سے بات کرتے تو لگتے ہیں جھکا کے، کسی چہرے سے کلام کرتے تو

شفقت سے، چہتے تو دلفراوانی سے بے نیاز ہو کر، دلوں کی

خدمت کرتے تو ساری ساری حالت حق سر دی میں کھڑے کھڑے

مژدہ دیا کرتے تھے۔

ہم دلوں (قید حضرت صاحب اور قبلہ مفتاح صاحب) اپنے

گاؤں کو اصل آباد سے دور دوسرے گاؤں "کچی محلہ" جاؤ کرتے تھے۔
 سرکاری ہوتی دولت کرم ہوتے، برسات ہوتی یا غزاں نے اُسے بڑا لے
 ہوتے، ہم دونوں اپنے گاؤں سے چلے آئے "کچی محلہ" چھوٹے کے
 لئے جاتے وہاں ہمارے ایک بڑے ہی مشفق استاد تھے جن کو گاؤں
 کے بچے، بچے "ماسٹر عبدالرشید" کے نام سے پکارا کرتے تھے۔
 ماسٹر صاحب پڑھانے کے معاملے میں کمال سخت تھے ہر کسی کا بیٹھ کو
 سفارش یا رشتہ لے کر بھی ان کی کلاس میں داخلہ دیتے جب تک کہ وہ
 ان کی کلاس پاس نہ کریتے۔ ہم دونوں چھوٹے وہاں تھے کہ کچے پختے ہی
 ماسٹر صاحب نے ہمیں تیسری جماعت میں داخل کر لیا۔
 اس سے قبل ہم سب بھائی گھر میں ہی قلم لکھی وقت دیکھ علیہ
 سے پڑھا کرتے تھے جن میں ان کا صاحب دست و قلم ہوا کرتے تھے۔
 قاعدہ پڑھنا، محنتی لکھنا، فقہی مسائل یاد کرنا، ہر روز کوئی کی نصیحتیں یاد
 کرنا، قلم لکھنے سے پڑھ کر ہم ماسٹر صاحب سے پڑھنے چلے جاتے۔
 ماسٹر صاحب بھی سب سے ماسٹروں کی طرح انگریز پشتر ہمیں
 اپنے پڑھ کر کام کاج کے لئے بھیج دیا کرتے تھے۔
 ماسٹر صاحب کی گھرانے ایک "لہڑی ڈاکٹر" تھی جو ہم بچوں سے

بڑی شفقت و رحمت سے پیش آتے اور کہا کرتی تھیں
 "بچہ پڑھو پڑھو کچا عمر ہے پڑھنے کی اگر اس عمر میں پڑھائی کر
 میں پشت لال دو گے تو بعد میں بچتا رہے کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں
 آئے گا پھر روز کے گھر آنا ان کی طرف سے کر کے چلاؤ گے کہ اے
 عمر رختا بکھو وقت کے لئے لوٹ آنا اگر وقت ہاتھوں سے سرگئی رست
 کی طرف گزرتا چلا جائے گا گزرتا چلا جائے گا اور ساری دنیا دے کر
 بھی واپس نہیں آئے گا۔"
 ہم اس مشعل اور میران خانوں کی باتیں سنتے اور بچے ہاتھ کر
 پڑھائی میں مگن ہو جاتے۔
 وقت پونجی دیکھا گیا کہ لکھن صاحب کے اٹھارہ گھر ملا رہا
 سر پہ کو بھرنے آگیا اور وہ صاحب فرماں ہو گئے۔ ایک دن وہ
 دو دن تین دن حالت دل و جان شراب ہوتی گئی، گلاب جیسا چھرا
 مر جھاسا گیا۔ بڑا علاج کروایا، کمر پٹے لٹکے آڑے، دم سرہ لیا کر
 بھارتا کہ ترے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا کہ آخر ہم سب کی خصوصاً
 "کلاں لکھا" کی دوائیوں، رنگ لائیں اور فکر بڑا ہنس دن بعد بخار
 اتر گیا۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس خدائے واحد کے حضور

جگا دیا کہ جو خدائے کن سے زمین و آسمان پیدا کرتا ہے۔

اور شیخ کرخا، صاحب قہر گئے۔ بکھویر ہو، ہاتھ پیرے
پر ہاتھ دیکھ کر سوچتے ہوئے گئے۔

”میں صاحب کی عمر پچیس سال ہو گئی ہم نیک بھائی،
بھائی عمر حنیف صاحب مرحوم میں یعنی عمر خاں اور بھائی عمر عثمان
صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔

شام افق سے اتر کر دھن پر دھک دے رہی تھی اس وقت
ان میرے کمرے کی گہری لاون اور اڑتے پھپھ پٹا تھا، افق سے آگے گھر
تک ایک ٹکھا سا اندھیرا تھا، سردیوں کا موسم شروع ہو چکا تھا۔ ہم تینوں
کھٹوں پر کاف ڈالے ہوئے شاید سوتی پلو کر رہے تھے کہ ہم میں سے
کسی نے کہا

”توین کی تعلیم حاصل کرنی چاہیے، دنیا کی تعلیم و حیا میں حق وہ
جائے کی گردین دنیا و حیا دونوں میں کام آئے گا کیونکہ حدیث پاک
فہمیں سن رہی کہ جس میں حبیب خدا طبع تجتہ و شائے لراہا“ ایک عام
دین کے لئے سمندر میں چھوڑاں چھیاں بھی اٹھائیں کرتی ہیں؟“

ہم میں سے ایک کمرے رہے کیونکہ والدین کو ہماری ضرورت

ہے ہائی علم دین پڑھنے کے لئے کسی دارعلوم میں داخلہ لے لیں اور
جب وہ پڑھنے کو گھر واپس آئے ہائے آپ کی خدمت کر کے جت
میں جگہ پڑے اور پھر یہاں علم دین کے حصول کیلئے نکل جائے۔

فیصلہ ہو گیا کہ میں (میرزا خاں صاحب) والدین کی خدمت
پہنچ کر ان کا اور گھر لکھن صاحب اور میرزا حنیف صاحب دینی تعلیم کیلئے
کسی مدرسے میں داخلہ لیں گے۔

اگلے دن بھائی جان حنیف صاحب مرحوم، عہد میں صاحب کو لے کر
دارعلوم شرقیہ و شریف حاضر ہو گئے جہاں استاد الاسلام تاج محمد
حضرت علامہ شیخ الحدیث قلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے
تذکرہ پر بلو اور فرود تھے اور بر خاس و کام کو علم و حکمت کے جام بھر رہے
تو حیات لراہا ہے تھے حضور شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ پر پہنچے گئے کہ
کہہ کر آئے ہوں بھائی جان حنیف صاحب نے عرض کیا

”مختصر یہ میرے بھائی ہیں ان کو دینی تعلیم پچھنے کا بہ حد شوق ہے اگر
آپ اپنی شاگردی میں لے لیں تو شفقت ہوگی“

حضور شیخ الحدیث قلام رسول صاحب فرماتے گئے

”لیک چہ آپ انکا مجوزہ جائیں پتہ پتہ ہوں سے بھائی ہو کر رہے

سات دن بعد اٹھن صاحب کمر آئے تو کمر میں مٹی بڑھ
جاتی، صبح بڑی روشن ہوتی اور انگاروں پھر اس سرشاری میں گزرتا کہ عمار
مہال، عالم دین کہ جس کے پاؤں کے بعد وقت فرشتے پر بجاتے
رکتے ہیں، مگر آیا ہوا ہے جس کے دم قدم سے کمر میں روئیں اور آ
جانے بھاجاتے ہیں۔

وہ جو ان اختلافات پر اور یہ کہ وہ بڑے اہل علم
 اور چنگا فہم ہیں یہاں سے یہ کہ یہاں سے یہاں سے
 (یہ کہ صحت کی صحت سے پیشہ وہاں کیونکہ یہاں سے
 سانپ سے بھی بدتر ہے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
 صحت جاننا یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے)

جہاں تک مجھے یاد ہے تاہم محرمین صاحب کے ایک ہی دوست تھے اور ان کا نام حافظ (۱) اصناف الحق تھا۔ جب کبھی محرمین صاحب گھر آتے تو حافظ اصناف الحق صاحب کبھی عمر لے لے آتے ایک مدت گھر گزارنے کے بعد دونوں واپس شریف پور شریف چلے جاتے۔ وقت کا پتہ یہ کہ آ کر سکا، بل فہار گزرتے تھے اور محرمین صاحب نے ہمارے شریف پور شریف میں تعلیم مکمل کر لی۔

میں نے تاجی مولانا مفتاح صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کمرہ
 باہر آ گیا۔

۱۔ شیخ الحدیث مفتی محمد امجد علی صاحب دہلوی نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو صاحب دہلوی کہے وہ اپنے آپ کو صاحب دہلوی نہیں کہتا بلکہ اپنے آپ کو صاحب دہلوی کے صاحب کہتا ہے۔

علمی ارتقاء

قبلہ ملحق ہمارے صاحب دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں۔
 "فقیر الہ سعید فطرتہ شعلہ الکلام برص ۱۳۳۱ھ مطابق اگست
 ۱۹۱۲ء میں سیدی سہدی محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت
 میں حاضر ہوا۔

اس وقت آپ کا قیام ماضی طور پر اس مقام پر تھا جہاں
 صاحب یہ سراجیہ کون قائم ہے۔ آپ اکیلے ہی دالانی کمرے میں درخت
 الخرز تھے (اس اظہار سے فقیر جامعہ رضویہ مظہر اسلام لاہور
 کا پہلا طالب علم ہے)

فقیر فطرتہ سچے بڑے سے میں بیٹہ گیا اور وہب طاری تھا کہ
 کہاں وہ بریلی شریف کا بیخ اللہ سے اور کہاں میں ایک ادنیٰ سا
 طالب علم پر ہی چڑھ کر جانے کی جست ناچنی تھی۔ آخر یہ سراج کر کہ
 یہاں تک جب تک کیا ہوں تو لوہے جانے کے سوا چار نہیں ہے۔ دل
 کو تسلی دی، صحت یح کی اور بیڑیوں کی طرف بڑھ گیا۔

فقیر بیڑیاں چڑھ رہا تھا کہ اچانک سیدی محدث اعظم پاکستان
 سوا امر راجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ براہ فکر کے لئے اوپر سے پہنچے

عزیز لارہ ہے تھے۔ آپ نے جب دیکھا تو ہارو دیکھا دینے اور
 نصیر کو گلے سے لگا لیا۔
 خوش بختیاں، نصیر دھندلاں اور ہر جہاں جس کی ہر گونہ
 میں چشم بد کی شکر رہا کرتیں، جس کی برکتوں کے فیضان نے حیرت
 بخشوں کو بخت رسا اور محروموں کو خوش نصیب بنا دیا تھا، پہلیوں جس کے
 قدموں سے لپٹ کر کھڑے ہو جے گا ہزار حاصل کرتی تھیں، کتنے لوگ
 اس کی ایک نگہ کیما اثر سے سدا سزا حاصل کرتے تھے، جس کے بیٹے
 کے ساتھ انکی مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 کے تحت جگر ملحق اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان صاحب کاسینہ مس جوا
 کرتا تھا۔ آج اسی مبارک بیٹے کے ساتھ نصیر کا سینہ مس تھا اور نصیر بچے
 نصیر کی خوش بختی پر ہرگز کمر ہاتھ۔
 اس کے علاوہ شفقت اور ملحق کو دیکھ کر نصیر بہت متاثر ہوا آپ
 نے فرمایا "اوہ یہ ماں رکھ پیسے تو دانا کریں۔"
 نصیر کو وہ وقت یاد ہے کہ آنکھوں کے سامنے محو رہا ہے کہ
 چہرہ انور پر ایک شعلہ کی شکر ہوئی تھی۔ آپ نے پاؤں مبارک میں
 ہاتھ کے نصیر اور مبارک برقعہ جس کی دونوں طرف کانوں کے اوپر

جس پر ہاتھ مبارک میں سطر کا لٹا تھا۔ آپ نے محو لائے اور
 یہ دعا پڑھا تو ہوا کی۔ شام کا وقت تھا، جہاں میں گرمی کی شدت رہا تو تھی
 ہوا دیر سے دیر سے چل رہی تھی۔ سیدی محدث اعظم پاکستان علیہ
 الرحمۃ کے لیجائے انہوں نے جنتیں کھائی، آپ نے نصیر سے پوچھا
 "سیدی صاحب! آٹھ روٹی کھاؤ گے؟ کھانہ عام پر نہیں ہے نصیر کی زبان
 سے نکلے گا "ایک روٹی کھاؤں گا۔"
 یہ سن کر سیدی محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
 "بھئی خدا ایک روٹی کھاؤ گے تو چھوٹے کیا؟ پھر ہاتھیں
 ہاتھ کی انگلیوں پر دائیں ہاتھ کی انگلیوں مار کر فرمایا چند خدا، خوب
 کھاؤ اور خوب پڑھو۔
 اس کے بعد آپ نے مجھے چار آنے عطا فرمائے۔ نصیر
 دیکھتے ہوئے خود سے چار روٹیاں مع سامنے لے کر حاضر ہوا اور اسے
 بیٹھ کر کھا لیا۔ یہ سدا ایک مریض تک چلا رہا، پھر کی دیکر ظہر رہی
 تھی گئے اور حدیث بڑی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسباق
 کا قاعدہ شروع ہو گئے۔
 کچھ دنوں بعد نصیر چہرہ کھانا پس لایا اور بچے کمر چلا گیا اور کی

۱۲۱
 دو بیماری کی حالت میں گروے رنگ چلا چکا تھا، جسم کڑوا ہو گیا،
 سانس دھنکی کی طرح چلنے لگا، وہ میں ہر وقت کی خیال گردش کرتا
 رہتا کہ ساتھیوں کے اسباق شروع ہوں گے مگر میں اس پہلی کے
 ہاتھوں پہ بس ہو کر گھر بیٹھا ہوا ہوں۔ وہ بعد اللہ رب اسرت نے
 اپنی رحمت کی اور کچھ صحت عطا ہوئی تو فقیر نے والدین کریمین رحمہما اللہ
 سے لالچو رانے کی اجازت مانگی والدین ہر گھما اللہ نے فرمایا
 ”بھلا لالچو رانہ ہے اس لئے ہجر ہے کہ لاہور کے کسی
 در سے میں حدیث پاک پڑھ لو والدین کا حکم سزا گھوڑ پر چاڑھ فقیر
 نے لاہور میں ہی حدیث پاک پڑھنے کا ارادہ کر لیا۔ میرے بچے
 ہماری الحاج عرفان صاحب عطا اللہ فی سائیکل لگاوا، بکریں کو بھانڈ
 کر صاف کیا، میرے اچھے سے بستر لے کر کیریلی پر رکھا اور کھانسی پر
 بیٹھا کر لاہور روانہ کر دیا۔ نوازل آباد سے لاہور میں ہماری صاحب
 سے پہلے پہنچ گیا۔
 یہ اہمیت کی ایک عقیم درگاہ تھی۔ لوگ اس درگاہ
 کو کے نام سے پکارتے تھے۔ فقیر درگاہ میں پہنچا،
 بہ ترتیب سائیں درست کیں، دیکھا کہ اس درگاہ کے شاگرد

۱۲۲
 مولانا رحمہ اللہ صیہ سہانی سے فارغ ہو کر بیٹھے تھے۔
 فقیر نے ادب سے سلام عرض کیا، حال احوال دریافت کئے۔ آپ
 نے اشتہار فرمایا کہ کیسے آہوا؟ فقیر نے عرض کیا چھٹے کے لئے
 آیا ہوں۔ فرمایا کیا پڑھو گے؟ عرض کیا درود وحدیث شریف فرمایا
 ”بھلا فقیر کیا پڑھو گے؟ چاروں روٹیاں کھاؤ گے اور چلے
 جاؤ گے۔“
 فقیر کی آنکھوں میں آنسو آئے سب کچھ دھندلا سا گیا، وہ
 عین لیکن قطرے حلق میں گرائے اور ادب سے سلام عرض کر کے
 اہرا گیا۔
 کچھ میں نہیں آتا کہ پختہ ریاستیں کیسے
 رہا تیں تو بھلاوت ہے چنانچہ تو بھلاوت ہے
 فقیر کھنکی پکوں کو بوجھ لٹائے کمر تھا کہ تھوڑی دیر بعد
 ہماری صاحب بھی پہنچ گئے۔ ان کی مودج دیگی میں دوبارہ عرض کرے
 یہ عجز دی زبان و ہوا۔ یہی کہ ہماری صاحب کی گرم طبیعت نے
 جوش مارا اور فرمایا
 ”ابھو جلیجہ اکی گل بد سے کب گئے؟“

اور جب ہم اٹھنے لگے قبل شیخ احمد سے صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
 "بچے کو روہے بنا کر رہا ہو تو دیکھ لو کہ وہ کھاتا تو طرطرا کے
 جلا دیتا اور انا ایمان کے دیوانے کی مانند تھا۔
 ہماری صاحب سے فرمایا "پلو دایں چلیں اور جب ہم درگاہ
 سے نکل کر آہستہ قدم اٹھائے ہوئے سرگرمی سے پہنچے تو ایک بس
 والا صدمہ لگا رہا تھا۔
 "لاکچر دیا جا کا لاکچر دیا جا کا"
 لاکچر کا نام سن کر فقیر کو جوں آ گیا وہ ہماری صاحب
 سے عرض کیا "آپ سترس پر رہیں اور والدین کو فقیر کا سلام
 عرض کر دیجیے"
 سامنے لاکچر کے گلی کو چل میں نکل چکے تھے رات گہری
 تھی، کچھ آدھ سوئی میں پٹی ہوئی رات کی تاریکی میں فقیر لاکچر پہنچا
 اور رات چاند میں ہری۔
 سیدی محمد علی اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے ہمال پر مکان کرانے
 سے لکھا تھا اور اب مگر تحریک سے جانے تھے۔
 صبح سویرا چمکا، پر مکان کی بجائے کے ساتھ ہی کھانے

والدین کی حضرت صاحب تحریک سے آئے ہیں۔ فقیرین کہہ رہی
 عرب ہوا گا اور سیدی محمد علی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا وہ ہمارے
 تلاش کرتا رہی لے پر چما "صوفی صاحب کیا دھو رہے ہیں؟" میں
 نے کہا "حضرت صاحب کو دیکھ رہا ہوں" اس نے کہا "وہ تو سہ میں
 تحریک لا چکے ہیں اور سہیلی کی شروع ہیں"
 فقیر جب حاضر ہوا تو دیکھا کہ سہ کے کونے میں تیزی کی ہولی
 تھی (کیونکہ شاہی سہ پر ایسی ہیئت تھی، اور اس تیزی کے لیے
 بریلی شریف کی عظیم درگاہ کا صدمہ صوب میں حدیث پاک پڑھا رہے
 اور جب فقیر سامنے ہوا تو سیدی محمد علی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ سے
 دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور فقیر کو گلے لگا لیا جب اسحاق کا وقت ہوتا تو
 کہتا دھرست فرماتے ہوئے فرماتے
 "سووی یمن صاحب دیکھو کیا ایسا ہوا کہ صوفی صاحب
 آگئے ہیں۔ یہ بار یوں فرماتے ہے فقیر اس خشک انداز سے ایسا
 مژدہ ہوا کہلا اور یوں ہی گیا۔
 سیدی محمد علی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ جب حدیث پاک
 پڑھا کر قریب ہوئے تو بچے یا عود صوب کے گن میں تحریک لاتے اور

ہر مین کو حقوقات وغیرہ کی کتب بخواتین۔

الحمد لله رب العالمین فقیر نے صکار ستہ (نکاروں شریفہ)

مسلم شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف، ترمذی شریف

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

و غیر ہمدردی محض! معلم پاکستان و جمعۃ الاولیاء سے بڑھی ہیں۔

۱۵۱ دورانِ نبوت ﷺ: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لقمہ کو مستحق قرار دیا۔

عزت کرو۔ بعض اصحاب شیخ الحدیث صاحب سے ملے گاؤں میں جوں

عجا باکے تھے جب؟ پھر وہ ایک گندمی سے ظہار ہوئے

تو پھر آئے والے احباب سے خیریت پوچھتے اور آپ سے ملنے اور رہنے

میں نے مجھے کہہ دیا کہ وہ میرے خیراتوں کے لئے اور ان کے لئے نہیں ہے۔

بعض مریض کرتے

”ہم نے لغوی نکلا: ہے تو آپ یوں فرماتے کہ چاہئے“

جاء ملاقات میں جا کر نکھوہو کہ کسی طالب علم سے فرماتے مولا! یہ

صاف گاؤں سے آئے ہیں انہیں دارالافتاء معلوم نہیں لہذا ان کو

وایر لایف میں بے حائل اور مفتی صاحب سے کہو کہ اس وقت تک ہی بھی لکھ دو گی

کرمی، کرمی، کرمی، کرمی

اس طرح آہستہ آہستہ قدم بہ قدم دور دورے دھیرے دھیرے اختیار کرنا چاہیے۔

الحوت کے فضل، آقا علیہ السلام کی عظمت اور شیخ الحدیث مولانا

مرقدِ احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نگاہِ کیمیا کی پیدائش

محمد بن حسن بن محمد

۱) معادلات زیر را حل کنید

پاکستان کے لیے

☆☆☆☆☆

دوران تعلیم چند
خوشگوار یادیں

وہ اس وقت کی بات ہے جب کہ حضور قدس سرہ اللہ عنہ علیہ السلام
 کی رہائش گاہ میں بیٹھ چکے تھے اور آپ دس حدیث پاک سے
 فارغ ہو کر گریب کھڑے تھے اس لئے کہ وہ دس حدیث سے فرمایا
 "آپ تھک گئے ہوں گے، چلی کر میں اہائی کا کام غمر کے
 ہو مکمل کر لیں آرام کا وقت ہے تھوڑی دیر سنا لیں
 حوروں کے جانے کے بعد حضور شیخ الحدیث نے فقیر کو رو
 پڑے اہائی حضرت مولانا حامی رحمہ صیف صاحب دین اہل کو بلا لیا۔
 ہم بھاگ کر جلدی جلدی حاضر ہوئے تو فرمایا "مسزہ ریت نکال
 رہے تھے وہ چلی کر مجھے اس ریت تم ریت نکالو
 ہم دونوں اہائی رو لگائے گئے چونکہ اس طرح کا کام بھی کیا
 نہیں تھا اس لئے کوئی تجربہ بھی نہیں تھا۔ ہم نے ایک سی اور ریت نکالی تو
 اہل "اب رہے وہاں یہ سن کر ہم دونوں کسخت شرمندگی لائی ہوئے۔
 آپ نے اس شرمندگی کو مٹا دیا کہ فرمایا
 "یہ جن کا کام ہے وہی کریں گے۔ آپ دونوں کو اس لئے
 بلا دیا ہے کہ تمہارے ہاتھ لگ جائیں تو انشاء اللہ پانی بیجا نکل آئے گا۔
 ایک مرد بزرگ و عطاء کے بعد پامرد و خوسر کے دھڑ کے میں

سارے مومن میں طلبہ شیعہ شہید مکرار کر رہے تھے۔ وہ اسے پاؤں جل رہی تھی یہ سوچ کر کہ سب اہل طلبہ پریشان ہوں، دور آسمان کے کنارے چاند کا ٹکڑی تیار نظر آ رہا تھا، گھڑی کے دیکھ لے بیٹ تخت پر حضور شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرماتے۔ آپ نے فقیر سے ایک مسئلہ دریافت فرمایا۔ طالبان و مسئلہ کی وضاحت سمجھ کے متعلق تھا۔ فقیر نے اپنی کلمہ کے مطابق عرض کیا تو سن کر فقیر کے متعلق فرمادہ

”لعل الجنة سبعين ملحق لعل الجنة سبعين ملحق“

فقیر کیلئے یہ جملہ مرغ افلاک کے حصول سے بھی بچا اور صاحب مدد انکار ہے کیونکہ آپ کی زبان مبارک سے فقیر کے لئے جنتی ہونے کا وہ ہر مسئلہ حل و الحمد للہ سب حل ہو گئے۔

☆ یہ واقعہ اس جنت کا ہے کہ جب کہاں مل غیر آباد ہوئی، جب کافی تھی لہذا سب حضرات آئے تھے کہ اس میں آباد ہونے کے لئے۔ انہیں ہمارے جہان میں سے ایک نماز پر حضور سیدتی صحت اعظم پاکستان رشتہ اللہ علیہ کے عرض میں سے قبل ایک دن وہ آباد ہو گئے تھے اور پھر سے یہ ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ عرض کرنے لگا کہ حضور عارف مکر کے مومن میں

☆

تجربہ انہیں بتاتی ہیں ہم ہرے خوفزدہ ہیں، کچھ کہتے۔

☆ آپ نے فقیر ابو سعید غفرلہ اور مولانا سید راہی شہا صاحب رحمۃ اللہ علیہ (والد محترم قبلہ سید حاجت رسول شہا صاحب رحمۃ اللہ علیہ) کو بلا دیا اور فرمایا

”تم دونوں ان کے مکر چاؤ اور میری یہ چٹری لے جاؤ جا کر کمرے کے مومن میں بارٹا اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دینا کہ ہمیں (مردار احمد) نے سمجھا ہے اور یہاں کی چٹری ہے۔ غریب دار آؤ گدھ اسکی حرکت ہرگز تنگی جائے۔

☆ ہم دونوں ان کے کمرے گئے اور چٹری کو زمیں پر مار کر مضبوط بنایا۔

☆ چٹام سے کرا گئے۔ چٹان احمد وہ صاحب خانہ حاضر ہوئے، چڑے سے خوشی لک رہی تھی۔ عرض گزار ہوئے کہ اللہ رب العزت نے غفل فرمایا ہے اب کوئی خوف و ہراس نہیں رہا۔

☆☆☆☆☆

تزوج

۲۸

۲۹

کچھ روایت کے مطابق قبل ملتق محراب میں صاحب مدظلہ العالی کی شادی خانہ آبادی باہم اولادہ جمادی الاول ۱۲۳۷ھ مطابق ۱۹۵۳ء کو منعقد قرار پائی۔

اسپہر اور مری چاہتے تھے کہ

جب آپ کی (داوی بیان) شادی کی بات نکل رہی تھی تو آپ نے بچی پھونکی صاحبہ مرحومہ منقور کو خواب میں دیکھا جو کہ نہایت ہی پارسا و نیک خاتون تھیں اور ساری عمر بچوں کو قرآن پڑھاتے گزارتی تھیں۔

پھر بچی صاحبہ نے بچہ چھڑا "چٹا تھامی کیا مرگیا ہے؟"

آپ نے جواب فرمایا "اگر اللہ تعالیٰ اور میرے والد صاحب کی مرضی شامل ہے تو یہ لڑکے مجھے بھی مٹھو رہے"

آپ کی پھر بچی صاحبہ نے فرمایا "چٹا اللہ کی رضا بھی اسی میں ہے اور تمہارے والد صاحب کی مرضی بھی یہی ہے اور یہ دست فور سے کنی ہوا

یہ بڑے ٹیکہ دار سادہ رنگی ہیں۔ ان کی دل و جان سے خدمت کرتا۔

داوی جان نے سر حسین رقم کر دیا

مختصر مدتی جان علیہ الرحمۃ کی رہائش چک نمبر ۳۰ سب ضلع فیصل آباد میں تھی اور سیدی اسحاق قبلہ حضرت صاحب مدظلہ العالی کی رہائش جھنگ بازار کے اپر محلہ کنوئیں میں تھی۔

جب داوی جان علیہ الرحمۃ کی رخصتی ہوئی اور آپ قبلہ حضرت صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی ہرقل میں گھر داخل ہو گئے تو وقت قرار ہوا چاہتا تھا مہوڑان کے

"میں علی فصولہ، میں علی فصولہ، میں علی فصولہ، میں علی فصولہ" کہنے کی آواز جرجی ساتوں سے گھرائی اور آپ کی زبان اندک سے جو الفاظ سب سے پہلے سراج کے گھر میں نکلے ہوئے تھے "مجھے نذر دانا کرتی ہے"

خیر کیا دجائے نذر بچہ پا اور سرچرے میں رکھ کر بل بچھڑا
ہو رہی کے قدمیں میں رکھ دیا۔

لہذا حضرت دامت برکاتہم العالیہ کی والدہ ماجدہ علیہ الرحمۃ

نے فرمایا

"ہر مبارک جو میری ہونے لگے مگر میں داخل ہوتے ہی سولی تعالیٰ کی بارگاہ میں جھپٹ لیا زخم کر رہی ہے۔ آنے والی ہے واکبرہ مگر میں آئی ہے کہ جس مگر میں مبارک دی جاتی ہے تو دیا کے چھٹکوں پر نہیں بلکہ مہرک دی جاتی ہے تو اللہ عروہ جلی کی عبادت و ہمکنی پر دی جاتی ہے۔"

حضور قبلہ مفتی محمد اسحاق صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں

"اگر لاکھوں روپے کا جہیز ساتھ آتا۔ عیاشان فریجہ ساتھ آتا اور ستروں کے حساب سے سو، بھی ساتھ ہوتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی جتنی خوشی اس بات سے ہوئی کہ آئے والی رنج دہی تو اللہ تعالیٰ کی مہبت کو جیتی ہے۔"

والدہ محترمہ مولانا محمد اسحاق صاحب مدظلہ العالی نے مجھ سے بیان فرمایا "تمہارا دایہ جان رحمہ اللہ نے بھی حضور سیدہ کی قبلہ حضرت صاحب سے کوئی فرمائش نہ کی تھی۔"

یہ سرائیکی نیک بیخ فاضلہ رات تھی، کمر میں لپٹی ہو، کا ایک مجھ سے سا آتا اور چہروں پر مسکائی کی طرح اتر جاتا، درود و سوج کچکا پاتا

ہوا کب سے مغرب کی جھیل میں ڈوب چکا تھا، ہم برف ہوتی انگلیوں پر پھونکنے لگے کہ ریل کو تھکانے کی تا کام ہی کوشش کیا کرتے تھے۔

اسی عداوت والے عزم کی ایک مردانہ میں تمہاری دایہ جان رحمہ اللہ کی عقل ہی آواز بھری اور قبلہ حضرت صاحب راستہ پر کاظم اہلایہ کی خدمت میں عرض کیا "حضور! ایک حد کر ہم جاؤ ونگواں بیٹھے!"

قبلہ حضرت صاحب نے یہ جملہ اس مسئلے پر نہایت جرح ہونے کہ رنج کے گلی میں سے نکلتے آج تک تو کوئی فرمائش نہیں کی تھی، خیر آپ خاموش ہو گئے۔ اس پر دایہ جان رحمہ اللہ نے اصرار کیا تو قبلہ حضرت صاحب مدظلہ العالی نے چند چادریں منگوا دیں اور کہا کہ ان میں سے ایک پسند کر لو اس پر آپ رحمہ اللہ نے ایک چادر پسند کر لی۔

لگے روز حضور سیدہ قبلہ حضرت صاحب مدظلہ العالی نماز ادا کرنا کر قبلہ دیکھنے گئے کہ آپ رحمہ اللہ نے چادر پہنتے ہوئے آپ کے کندھوں پر ڈال دی

"حضور! آپ کی پسینے والی کندھ کی چادر بے سود ہو گئی ہے۔ یہ چادر میں نے لپٹا آپ کیلئے منگوا دی ہے۔ آپ تو اپنا خیال نہیں رکھتے۔"

مجھے بھی رکنا پڑتا ہے مگر میں پرہیزگار کی تواریف سے کہتا ہوں۔

یہ سن کر قبلہ حضرت صاحب مدظلہ العالی مسکرائے۔

محترم خدای جان و قہا اللہ نے ساری زندگی حضور قبلہ مطہی صاحب مدظلہ العالی کی تاثراتی نہیں کی۔ تا فرماں تو کہا بھی اس کا تصور بھی نہیں کیا۔ کہ ہے حضور سیدی قبلہ حضرت صاحب مدظلہ العالی سے عرض کیا کرتی تھیں

"جب سوچتا ہوں کہ میں نے کیا کیا ہے اور ہر ہاتھ کا سترے ڈاٹ ڈاٹ کر غصہ نہیں کئے، یہاں لوں کی دھجیاں اڑا جائیں گی اور وہ روٹی کے گالوں کی طرح اڑا شروع ہو جائیں گے جب بڑھیں گے تو بے کی ہوگی کوئی کسی کا پرمان حال نہ ہوگا اس دن گواہی دیجئے گا کہ میں نے زندگی بھر آپ کی تاثراتی نہیں کی۔"

حضور سیدی قبلہ حضرت صاحب مدظلہ العالی

"اللہ جل جلالہ جل اگر مجھ سے پوچھا گیا تو میں اس بات کا اقرار کروں گا کہ آپ نے کبھی میری تاثراتی نہیں کی۔ اور کبھی بھی حضور سیدی قبلہ حضرت صاحب مدظلہ العالی سے دو باتوں کی گواہی کے بارے میں عرض کر نہیں

(۱)۔ کبھی تاثراتی نہیں کی

(۲)۔ کبھی عیادت نہیں کی

حضور سیدی قبلہ حضرت صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں

"میں ان دو باتوں کا گناہ نہیں کروں۔ اگر کوئی بڑا خالق و مالک اقدس دہانے مجھ سے گواہی طلب کی تو انشاء اللہ میں ضرور گواہی دوں گا۔ (آج کل کی خاتموں کے لئے یہ ایک مثالی نمونہ ہے)

قبلہ والدہ صاحب فرماتے ہیں کہ آپ رحمہ اللہ میں طاقت کا وصف ہر میں بطور خاص موجود تھا۔ مجھے حاجت مند آنا چاہتا۔ یہ سند ایام طاعت میں بھی جاری رہا۔ ہم بھائیوں میں سے ہر بھی آپ کی دل خدمت کرتا اس میں سے ایک بھی عیسائی ڈاٹ پر خرقہ نہ کرتی بلکہ اس سے ضرورت مندوں کی ضرورت اور حاجت مندوں کی حاجت و آرزوی کی کوشش کرتی۔

بہ کچھ نقش حیرتی یادوں کے باقی ہیں ابھی تک

دل بے سرو سامان تھی دیرینہ نہیں ہے

کبھی چند پیچھے ہٹا ہوا ہے تو حضور سیدی قبلہ حضرت صاحب

مدظلہ العالی سے عرض کر رہی تھی

حضرت ان بیویں سے "آپ کوثر" چھپا کر قسیم کرویں۔ اور
کوثر کی اشاعت میں دیر ہو تو ایسی کتاب شائع کریں جس سے
حبیب خدا علی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور شان حبیب کبریا علیہ
کا بیان ہو۔

محاذ سمرقند ۱۹۸۷ء کا سورج ڈسک چکا تھا۔ وہاں کے انتظامی قلمے
سائے اور آفتاب شب کے تازہ دم فائیک اٹھ چمے آگے بڑھ کر
دھیرے دھیرے شفق کے لائی کو اپنے حصار میں لے رہے تھے۔
گھبرک روڈ پر سناٹا جاری تھا۔ سورج اوجے کے بعد دوبارہ مشرق کی
والی سے جھٹکا گئے گئے پر قول دم تھا۔ موڈن کے آواز سنائی
ہوئی تھا اس کی دستوں کو تھرتھاتی ہوئی چار سیکلنگ تھی۔

آپ رحمہ اللہ نے ۱۸ دسمبر ۱۸۹۹ء کی فجر کی نماز میں اسپتال میں انقرضائی لڑائیں ہوئی تھیں تاکہ آپ کو تین قیمتوں والے مشورہ دینے کے بعد تقریباً ساڑھے دس بجے کی حویل ملاقات کے بعد کل طبیہ کا دور کرتے ہوئے اس بکیر اعصاب و دماغ کی روح نفس حضری سے پردہ اٹھ گئی۔ انا لله وانا اليه راجعون

آپ کی آخری آرام گاہ جامعہ اسلامیہ دوسو بیس کاونٹی فیصل آباد

کے معاملہ میں جامع مسجد اور نئے مولوی پھولس تیار کی گئی۔ لکھنؤ شاہی
اور گل کے بعد آپ کے جیوہا کی کو چارہ اس میں دھو بیلا گیا۔ اس
موقع پر پانچوں بھائی اور ان کوئی بہن عزت دم کا بکھر جے ہوئے تھے
کھنگاں جب ہائی تھے لکھنؤ میں چھ دن بھی ساتھ لے لیا تھا۔
قبر میں سپ سے پہلے حکم خلاص و صحت شیخ احمد علی علیہ السلام
محمد کریم سلطان صاحب اترے پھر حاضر اسلام مولانا محمد سعید احمد
صاحب اترے۔

والد گرامی شیخ الاسلام مولانا محمد افضل شاہ صاحب امتیازی
مولانا محمد حبیب احمد صاحب اور قاری محمد مسعود احمد صاحب نے
چاندنی قبر میں موجود مرد صاحبان کو دیکھ کر اس طرح شفق توں کھر
ایکے کے جسم میں مٹی تنے چاسیو ابرو ایدالا باک ہر ہو گیا۔

دنگائی کسی تیری مہتاب سی تابہ تر
 غلب تر قاضی کے تارے سے بھی تر اسطر
 مثل امان بحر مرتد فرود مل جو تیر
 نور سے معلوم ہے غائب شہنشاہ تیر
 آسمان تیری لحد پر خیم افلاکی کسے
 بجز نورستہ اس مگر کی چھوٹی کسے

ہاں مگر یہ ۲۵ برس بعد ضرور قبلہ مفتی صاحب مدظلہ العالی ایک
 مجلس، ہفتہ، بیکر انڈاس، صابریہ نور پارسا میں سنا۔ سے محروم ہو
 گئے۔ آپ زرا کتاب پڑھ کر کچھتا غلطیوں سے ایک مرتبہ سوز و غم
 تین مرتبہ سوز و غم، اہل و آفرین و پاک پڑھ کر سیری کرنا اور جان
 دانی جان کی مدد کو ایصال بخوبی کر دیجئے۔

اللہ عزوجل آپ کا اور مجھے ہمیشہ شاد و آباد رکھے۔ دین و دنیا
 کی بھلائی اور خاتمہ دلائل و ایمان نصیب فرمائے

آمین

☆☆☆☆☆

دو احسان

صور سہی قہر حضرت صاحب ذی شرفہ کا رہا ہے
 "مطہرہ شہرت نے مجھ پر بڑا کرم کیا، دنیا کی ہر نعمت
 طار لائی، ہر حال میں اس کا شکر ہے، وہ فکر سے کہنے پا کر دے
 پادری کو قطرہ کر دے، وہ درے کو صحرا کر دے پامیر کو زونہ بنا
 دے یہ سب اس کی حیثیت ہے، اس کی مرضی اور اس کا ہے
 پناہاں اللہ کرم ہے۔

یہاں تو اللہ رب شہرت نے فقیر پر بہت احسان کیے ہیں
 کہ جن کا امدادہ لگانا بھی نا ممکن ہے مگر وہ احسان ہمارے
 خاص فقیر کیے ہیں۔

ایک تو یہ کہ فقیر باتوں سے "آپ کو" "اللہ ہادی۔

دوسرے کہ فقیر کو "سید ہما سہ" "مطہرہ شہرت"۔

والحمد لله رب العالمین

☆☆☆☆☆

آب کوثر

از۔ شاعر المصنف الحاج صائم چشتی
 آپ کوڑ عمارت کا دیوئی سینے اور
 موجوں ہیں آپ کوڑ میں گل ہائے نور
 آپ کوڑ کی زیارت سے دلوں میں آئے نور
 آپ کوڑ میں دلوں کوڑ کا ہے دیوانے نور

آپ کوڑ! فریشتوں کے لئے حسن حسین
 آپ کوڑ میں ہے عشق رحمت اللطیفین
 آپ کوڑ میں مسلسل ہے بھی ذکر مقام
 یا محمد آپ ہی ہوا اسلاف الاسلام

آپ کوڑ مسطی کے عشق کا لہجہ جام
 ہر دلی میں مہر کا بخشش کا اہتمام
 آپ کوڑ میں ہے راحت ہر دلی بے چین کی
 آپ کوڑ ہے سلائی سرور کونین کی

آپ کوڑ کے معنی سخی شری مقال
عالم ، فاضل فقیہ ، صائب ، وہاب ، عال
آپ کوڑ کے معنی ، ہیں بھرت ہے حال
یک طہنت ، یک لغت ، یک دن ، روشن خیال

ارسطو علم رسالت ، عاشق غوث علی
عالم علم الدن ، عالم د کمال دلی

آپ کوڑ ساق کوڑ کا لعلی نام ہے
آپ کوڑ برکتوں کی سڑکوں کا نام ہے
بلشوں کا آپ کوڑ میں دیا پیغام ہے
دستوں کا آپ کوڑ میں چمکا جام ہے
آپ کوڑ میں کھیرے جس نے ہیں کو دشمن
ہم ہی اس کا ہے خاتم اس کی عظمت کا امین

(سائنس چٹن - فیصل آباد)

الصلوۃ علی نور لکم یوم القیامۃ عند ظلمۃ الصراط ومن
اراد ان ینکال لہ بالمکمال الاولی یوم القیامۃ فلیکرم
الصلوۃ علی

(معادۃ الہدایہ ص ۶۸)

اے میری امت اتھرا ہاتھ پر دند پاک پڑھنا قیامت کے
دن تہی صراط کے اندھیرے میں تمہارے لئے نور ہوگا اور جو شخص یہ
پڑھے کہ قیامت کے دن اسے اجر کا پتھر بھر کر دیا جائے اسے پڑھے
کہ وہ جو دند پاک کی کثرت کرے

یہ محمد ﷺ کی رسالہ صمد صدم

آں فطیحا ہر ماں ہم التیام

یہ ایک تحریک محبت ہے۔ آپ اسے تحریک عشق بھی کہہ سکتے
ہیں اور تحریک الفت کا پیش فیہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ جسے پڑھ کر آنکھیں
جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رہنے لگتی ہیں جس کا رب
لہاب ہے کہ

عشق اور عشق آخر عشق کل

عشق شارب و عشق کل عشق کل

جب ہند اس کتاب کو ایک مرتبہ پڑھ لیتا ہے تو اس کے دل کی
آواز گواہیوں سے یہ صدا آتی ہے۔

میرا ہر سونے بدن ایک سنا ہو

یا رسول اللہ ﷺ کی آواز ہو

روان اتنی آسان کہ آسود بھی روانی سے پڑھ سکے۔

جس میں علم کے موتی اچھے کے گھاؤ کے لئے قیمتی سرمایہ۔

انکا نام اتنی شیرینی کہ قسم کیے بغیر چھوڑنے کوئی نہ چاہے۔

اس جذبے سے لکھی گئی کہ پڑھنے والا انہیں پڑھا ہوا پائے۔

برکتوں سے اپنی بھرپور کہ جس گھر میں جو وہ آقاقت و بیات سے

مکتوب ہے۔

حق کے کھنکھراں میں ڈوب کر لکھی گئی کہ وہی حضور ﷺ سے محبت

والفہم کی تھک محسوس کرے۔

بیت سرف اتنی کہ ایک سرحد ہی آخری الزامیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے پیروان ملت میں ڈوب کر پڑھ لی جاسے۔

اور اکثر ایسا بھی ہوا کہ دوران مطالعہ قاری بارگاہ مصطفوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی آنکھوں کے موتی پھار کر تار باقی ہوئی

عام ہے خودی میں جانوں کا بوجہ جدت سے پا ہوا اور جنگلی پلٹیں
آئیں میں بکست ہوئیں تو منبر جمال اتنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چمکتا
نور۔ جس کا نور دقا و پھر پاپا سے تھا۔

میں تیک حضرت صاحب دامت بکام العالیہ کے دینی وحی

کا ناموں میں سے "آب کوثر" ایک بہت بڑا کام ہے جسے آپ نے

۱۳۴۷ء میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوب کر علم کریم کا رُوب اور

حُسن و محبت کا شامکار بنا دیا۔ جس سے سارا علم اعلیٰ ملت و جماعت کی

آنکھیں کھلتی، جگر تارے اور جانیں سیراب ہوئیں، ایمان کوئی

ملاوٹ دور رہاں کو ٹیلے دپ کی نئی چاشنی ملی اور ساتھ ہی ہر

اوروئے معلیٰ بھی جھوٹا ہو گیا۔

و خدا گل جنش لب ہوئے گل فقر ہے

آپ دامت بکام العالیہ سے شہید محبت اور کھوٹا گیا مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس انداز محبت میں آنکھیں بند کر کے یہ

کتاب محبت اعلیٰ محبت کو دی ہے وہ امتاں محبت کی بڑی عیب ہے۔

اتنی ہی چال چلتے ہیں دیوان گان حُسن

آنکھوں کو بند کرتے ہیں دیدار کے لئے

ملائے کرام کی نگاہ میں اور ادب میں "لٹاکا دور" شریف

کے پاکیزہ عنوان پر اس سے بہتر کتاب اب تک نہیں لکھی تھی

الحمد لله رب العالمین

(۴) تحریر مسعود سیدی قمر حضرت صاحب دہلہ حلی کی تصنیفات کی

تعداد ایک سو بیس ہو چکی ہے

آپ کوثر کے متعلق مبشرات

قرنہ حضرت صاحب دہلہ حلی کا فرمان ہے۔

بعض دوستوں نے کچھ خواب بتائے تھے قمر سے بیان کیے بغیر

ان کو ایک ہاضہ کا پی (میں) تم بند کرنا یا بعض عجیب و غریب

کاپی دیکھ کر مشورہ دیا کہ ان خوابوں کو کتاب کے ساتھ شائع کر دیا

جائے مگر فقیر کا ارادہ نہیں بدھ میں دیگر اصحاب نے کاپی نہیں توڑیں

میں اور کیا کہ ان بتاتوں کو سرور شائع کیا جائے تاکہ قارئین کو

کتاب پڑھنے کا شوق پیدا ہو اور وہ اس کتاب کے مطابق عمل کر کے

دوسرے جہاں کی حادقہ حاصل کر سکیں یہ فقیر احباب کے یہ خطوط

مشورے کے مطابق ان بتاتوں کو ستر عام پر لا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ

استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔

فقیر ان بتاتوں کو اس لئے بیان کر رہا ہے مگر یہ کہ ہم کہ

دوسرے حکمرانوں کے لئے غلط پروپیگنڈا کرتے ہیں اور گواہ کو یہ تاثر دیکر

دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ میری کے مذہب کی بنیاد ہی خواتین

اور قصے کہانیاں ہیں حالانکہ میرے قریب اصحاب ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ

ہم اہلسنت وجماعت کے مذہب کی بنیاد قرآن و حدیث ہے۔ ہمارے

عقیدے ہے کہ ہر کشف وبراہین میں حق ہو جائی تو بھی رہنما قطعی

فہم بن سکتیں اور نہ ہی دین کی بنیادیں سنی ہیں۔ بلکہ یہ تو صرف

مردیہ اور ہشوات ہیں۔ جیسے کہ آپ ہشوات کے متعلق احادیث

مبارکہ سے متعجب نہ ہوں گے۔

(تسلیم) ہاں ہی کا خوب دلی صدا اور دل قتل ہوتا ہے مگر میری

کا خوب دلیل قطعی نہیں ہو سکتا لہذا کسی کا خوب ہو یا کسی بزرگ کا

کشف جو اس کو قرآن و حدیث پر پیش کیا جائے گا اگر وہ قرآن و حدیث

کے معانی اور مضامین میں تو اس کو قبول کر لیا جائے گا اور اگر وہ قرآن و

حدیث کے ساتھ ٹکراتا ہے۔ حتمی ہے تو اس کو دیوار پر مار دیا جائے

گوارہ کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے عطا کرے اور دین شریعہ عطا فرمائی

سے بچے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(نوٹ) فقیر نے ان خبروں کو ہیئت میں لکھ دیا ہے۔ یہ سنا لکھ

بند کر لیا ہے اور گریبان کر لے والے نے صالحہ آ رہی ہے کام لیا
 لکھ بیانی کی ہے تو یہ اس کی مرداری ہے لیکن خط بیانی کا اسکاں کم
 ہے۔ کیونکہ ان خواتین کے بیان کرنے میں کوئی ذاتی حلاوت خود
 عریض ہر شخص ہوں بھر بھی حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی بھر پاتا ہے
 جو عظیم بذات الصدور ہے۔

صلی اللہ علیٰ حبہ صلینا محمد و آلہ وسلم
 فقیر ابیسیہ امیر غلربہ و دولہ و لا ملہ و فریہ
 روایا صالحہ یعنی اچھے خوابوں کی حقیقت
 اچھے خواب بشارت میں سے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے۔
 لہم البشری فی المسیاء الذنیاء و فی الاحراء
 یعنی ایمان والوں کے لئے بشارتیں ہیں دنیا اور آخرت میں۔
 اس آیت مبارکہ کے تحت بعض فقہروں میں آیا ہے کہ سیدنا عمارہ میں
 سامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔
 ہمیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

یا رسول اللہ! ہم البشری فی المسیاء الذنیاء سے کیا
 مراد ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عیسےٰ خوب ہیں

جو کہ انسان خود دیکھے یا اس کے متعلق کسی دوسرے کو دکھائے
 جائیں۔ (عکبر طبری)
 نیز سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَمْ یَنْبَغْ مِنْ السُّنْبُوۃِ
 اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ بَوَّتِ الْبَشَرُ مِنْ بَشَارَتِهِمْ بَقِیَ ہُنَّ۔

صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! بشارتیں کیا ہیں تو فرمایا
 الرُّؤْیَا الْمُسَلِّمَةُ یَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ وَفُتُوۡیْہَا
 (مسکوٰۃ حریب)

یعنی یہ بشارتیں، اچھے خواب ہیں جو مومن خود دیکھے یا اس کے متعلق کسی
 دوسرے کو دکھائے جائیں۔

بچہ حرم قبل فقیر کے پاس مومع صاحب دالہ شریف شریف
 ضلع شہوپور سے کرم سید محمد صادق علی شاہ صاحب شریف لائے
 تھے۔ فقیر نے ان کا کتاب آپ کو کڑی اور وہ انہیں بچے گئے کچھ دنوں
 بعد وہ مجھ آئے، بہت ہی خوش تھے اور فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا
 کرے۔ آپ نے آپ کو کڑے کرسمیں دیکھے، بتائے گا، یہ ہے وہ
 ہم بکا دہی چھرا کرنے تھے اور ایک واقعہ بھی بیان کیا۔ فرمایا کہ میں ایک

آب کوثر میں لکھا ہے "درو پاک کی برکت سے سارے کام ہو جاتے ہیں۔ درود پاک نگہبانی کو دور کرتا ہے، درود پاک پڑھنے والا ہر قسم کے بیماریوں سے نجات پاتا ہے، درود پاک پڑھنے والا ہر مشکل اور پریشانی سے محفوظ رہتا ہے۔ تو میں کیوں نہ تمام انھاؤں میں سے درود پاک پڑھ کر منفی امرا تو آن واحد میں گاڑی طاقت ہوگی اور پھر غیروں پر پڑائی کر دیتا ہوگی۔ یہ ساری برکتیں درود پاک کی ہیں

الحمد لله رب العالمين

☆ امام شافعی رحمہ اللہ ۳۰۰ھ میں فقیر کے ہاں ہمارے سید رضویہ میں دعویٰ صحت فیصل آباد سے ایک لوجواں کسی ظلیل الرحمن آئے اور فقیر سے بیان کیا کہ میرا ایک دوست جس کا نام شاہ محمود ہے۔ اس کی شادی کو تیس سال کا عرصہ ہو چکا تھا مگر اس کی نعمت سے عروہ تھا۔ ہر قسم کے علاج و معالجہ اور تنگ ودا کو کے باج میں ہو چکا تھا۔ مجھے پتہ چلا تو میں نے اٹھائی آب کوثر اور پتھی کیا اس دوست کے ہاں۔ اس سے کہ "کہیں ہمارا کا بھرتا ہے؟" نے یہ کتاب آب کوثر اس کو پڑھا اور عقیدت و محبت سے درود پاک پڑھا "اس نے اب ہی کیا تو اللہ تعالیٰ عروہ جل لے وہ پاک کی برکت سے بلا درینہ عطا فرما دیا۔

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وعلى آله واصحابه اجمعين.

☆ قبلہ طریقت سید مائیں حسین آف سرگودھا نے فقیر کے سامنے بیان کیا کہ مجھے جب بھی کوئی پریشانی یا مصیبت آتی ہے تو آب کوثر کا مطالعہ شروع کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ عروہ جل کے فضل سے کتاب بعد ختم ہوتی ہے اور میری پریشانی پہنچے ختم ہو جاتی ہے۔

بلغ العلى بكلمته كشف له حجب محالہ
ختمت جميع عمله فكلما عليه رجا

آب کوثر کے متعلق تاثرات:

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله والصلى والسلام على
رسول الكرم وعلى آله واصحابه اجمعين
بعض احباب نے آب کوثر پڑھ کر اپنے تاثرات پڑھ دیے ڈاک یا زماں بیان کے وہ تحریر کئے جاتے ہیں تاکہ دیگر احباب کو بھی آب کوثر پڑھنے کا حق پتا ہو۔

فرمانِ باری تعالیٰ حضرت حکامہ سید احمد شاہ صاحب کاشی رحمہ اللہ

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله والصلى والسلام على
رسول الكرم وعلى آله واصحابه اجمعين. امجد

۴۱

یہ نظر کتاب "آپ کوثر" مؤلف حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب ہانی دہلی علیہ الرحمۃ جاسا مینہ فیصل آباد کے ہالہ صاحب
 دیکھنے کا موقع نہ مل سکا۔ لہذا بعض مقامات سے مطالعہ کیا۔ سبحان اللہ
 سبحان اللہ وہ شریف کے مضامین و فتاویٰ میں ایسی ایمان افروز جامع
 کتاب اردو زبان میں فکر سے نہیں گزری۔ حضرت مؤلف فرید پور میں
 روڈ ٹریفک کے کوائف سے متعلق بے شمار افہامات نقل فرمائے ہیں اور وہ
 پاک کے مضامین و مباحث کے بیان میں نہایت قیمتی مواد بڑی فصاحت اور
 شہادت کے ساتھ دل کش نگار میں حسن ترتیب کے ساتھ جمع فرمایا
 ہے جو اہل علم و ادب - ائمہ دین سب کیلئے بے حد مفید ہے اور نہایت
 دلچسپ ہے۔ بالخصوص فرید پور میں رہتے ہوئے مستندات کیلئے تو کتاب "گہر
 احمر" کا نام رکھی ہے۔ جو سائنس و فلسفہ کی اس عظیم ترین کتاب کی تالیف پر
 حضرت مؤلف فرید پور میں رہتے ہوئے تحریک و تحریک کے متعلق ہیں۔ اللہ تعالیٰ
 حضرت مؤلف مرحوم کی ناست برکات جمیع اعلیٰ کا قلم عظیم راہ فرمائے اور
 بڑے غیر عطا فرمائے اور اس تالیف عظیم کو شرف قبول بخشے۔ آمین
 انظر السید احمد مدظلہ العالی فرید
 (۲۵ مادی الاولیٰ ص ۱۰۱)

۴۲

دعوت العلماء حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب دہلی
 شریف احمد علی صاحب دہلی فیصل آباد
 الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سید الانبیاء
 و اٰلہم السلامین و علی آلہ الطیبین الطہرین و اصحابہ
 الکاملین الوہابین علی رب العالمین و الصلوة
 آپ کوثر مفتی محمد امین صاحب دار العلوم جامعہ مینہ
 فیصل آباد کا اہل و آراء ہلال مطالعہ کیا۔ اس میں مفتی صاحب
 نے درہ شریف کی اہمیت اور وقت کی کو باطلہ قیادت پر کیا ہے
 یہ مبالغہ نہیں کیلئے حبیب، مبالغہ نہیں کیلئے تفریح، مشقوں حضرت کیلئے جہاد
 قیاد اور جہاد کیلئے روح بلا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حیرت انگیز دے اور
 اسے قبول فرما کر دعا و آخرت عطا فرمائے
 والہام مفتی
 غلام رسول دہلی ۱۲۸۳ھ
 ڈاکٹر مسعود احمد (بی۔ ایچ۔ ڈی) پریس کوئٹہ کالج تھمہ سندھ
 حضرت مفتی محمد امین صاحب نے "آپ کوثر" میں دعا پاک
 سے متعلق بہت سا ذخیرہ جمع کر دیا ہے گویا ایک ساغر ہے۔ جس میں

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرب پوری ہوئی ہے حضرت
 مہسول سے اس کتاب کو تین اجاب میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب میں
 درود پاک پڑھنے کی اہمیت اور پڑھنے کی اہمیت کا ذکر ہے دوسرے
 باب میں درود پاک سے متعلق سلف صالحین کے اقوال ہیں تیسرے
 باب میں درود پاک کی برکتوں کا بیان ہے اور اس سلسلے میں مختلف
 واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔
 اختصار یہ کتاب لافان رسول کیسے ایک تحفہ مرقوب و محبوب ہے۔
 مصنف: ڈاکٹر سجاد احمد
 (پ۔ ایچ۔ ڈی) پرنٹل
 قائد اعظمیت حضرت علامہ
 مولانا سجاد نورانی صاحب مدظلہ رحمہ اللہ علیہ
 الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی النبی العظیم صلی اللہ علیہ
 محمد وعلی آلہ وصحبہ ومن والاہم
 حضرت اقدس ولامرتبت مولانا اعظم اہل حق محمد امین
 صاحب دین ہر ہم ہمای سے "آپ کی" تصنیف فرمائی ہے اس سے
 فائدہ بھی حضرت ریحہ ہر ہم ہمدرد سائل و کتب شاعت دین کیسے

تصنیف فرماتے ہیں۔
 یہ تقریباً اس قابل تو نہیں کہ حضرت موصوف کی کتاب پر تقریباً
 کیسے لیکن کتاب جس خاص و محبت کے ساتھ تالیف کی گئی اور جس محنت
 سے مشق کتب کے احوال چارت اور نقد چارت کو نقل کیا اور صہ ہے اس
 یہ کہ جس حد پر عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحت لکھی گئی ہے وہ
 کتاب کی ہر طرح میں ماس ہے۔ سول خدائی شرف قبولیت صہ ہر ماس
 اور کتاب سے استفادہ کی سادگی نصیب فرماتے اور کچھ یہ کار کا اعمال
 خیر کی توفیق صہ فرماتے۔ آمین
 وحسب اللہ تعالیٰ علی حبہ وحبہ وسلم
 نصیرنا مولانا نورانی صاحب مدظلہ
 (۳۳ شوال ۱۴۰۲ھ)
 شیخ القرآن مولانا سعید احمد صاحب
 کس نے بھی ہے یہاں دور تم کی تھی
 کس نے حق کوئی پہ کائی ہے سزا کوں ہے جا
 کسی کی گری تھی پہ ہر حق کوں ہیں سب
 ہم حقائق ہے اور شہر نور کوں ہے یہ؟

چشم لہ ہے، ایسے تو ایسے سے لے کر آج تک بے شمار
 انسانوں کو دیکھا ہے اور آج دیکھا رہا اس کے جسے میں رہتا ہوں مگر ایسے
 لوگ کم ہی نظر آتے ہوں گے جن کا تصور حیات اور حقائق زندگی
 فقط حلق کا تھکنا، عسر و جمل کی رسوائی، اس کی خوشنودی اور
 آقا علیہ السلام کی محبت ہو۔ یہ لوگ اگر چہ تھوڑے اور معیار میں نکلے ہیں
 مگر دور سے ہی ٹھکانے جاتے ہیں اور معیار اس قدر بلند ہوتا ہے کہ
 ہزاروں علم فن کے شہنشاہ بھی اس کی خاک پا کر بھی نہیں بچ سکتے۔ یہ
 سردان کا دور ہیں کہ جن کے دل پر اسے بے شمار سونے کے دولتوں
 سے آشنا کر دیا۔ جو اچانک ورقان کی قدریں فردزاں نے کر رکھے ہیں
 اور غفلت کی دھڑکیوں کے اس پار روشنی کے "کاروان" کے دلوں
 ساقی ہیں اور حسن ازل کی سرمدی شرب طہور کے حاسن سے تختہ
 کاموں کو سیراب کرتے ہیں جو خود شہد سالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 فیضان کے اشہ ہیں اور اس کی ضیاء کرکوں سے نئی تاریک دوس کو
 تابیاں دیتے ہیں۔ جو دہانے کے "حولات و اقام" کے وجود بھی
 تاجدار مدینہ سرور کرب و جود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے شمار
 غلام ہیں۔ جو لایسوں کے دھندلگوں میں پیشیا سید کے چراغ روشن

کر رہے ہیں اور عورتوں ستارے کی دھڑکیوں کو لگتے ہیں۔
 کہتے ہیں کہ اس کھٹکوں کے ایک جگہ نے ستارے
 کو "سعید احمد اسعد" کہتے ہیں۔
 آپ کی ولادت باسعادت ۱۲۸۵ھ مطابق ۱۸۶۸ء مطابق
 ۱۹۰۵ء میں ہوئی، ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے اور
 پھر مدرسہ دہلیہ و مدرسہ سے جو تعلیم حاصل کی اور دینی مسلک
 اہل سنت و جماعت کی تربیت کے لئے وقف کر دی۔
 آج تک انھوں نے ستر ہزار بیگانے ہاتھ ہیں، ان کا ذکر کر
 گستاخوں کے غرضن ہاٹل پر بھی بن کر گستاخ اور مل محبت کے دونوں
 کو بلا صفا کی ہی طرہیت طرہیت ملتا ہے۔ مسلک حق اہل سنت
 و جماعت کی تربیت کر کے دہلی اپنی ملی حقیقت سے شب و بھر کو
 نور میں بدلنے والے عز و جلال شاخ القرآن قبلہ بجا جان کی
 قامت گماں پر کسی ایک چالے سے بہت کی جائے تو احساس ملی ہائی
 رہتا ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے اس بندے کو بے پناہ خوبیوں
 اور غریبوں کیوں کے ساتھ ایک عظیم مہمن کی تکمیل کے لئے اس عالم
 تک پہنچایا ہے

آپ کی نگاہوں و دلوں و دلوں کو جلا اٹھ کر دیا۔ یہاں کو صدارت
عالم سے دور کر دینے کا مقصد تھا۔

۱۔ چاہتے ہو تم اگر کھرا بھا فرما کا رنگ

مادے عالم پر چڑک دیا گندھ حضرت کا رنگ

آپ میں رواقی۔ کی طرح مٹاؤ گندھ قضا نہیں ہے۔

ہر بات دل میں ہوتی ہے وہاں زبان پر ہوتی ہے۔ اکثر یہ بات

مشافہے میں آتی ہے کہ آپ نے جلتک لپٹے میں کبھی کسی کو قضا

است کرتے تھے تو فرماؤ کہ دیا اور فرمایا کہ نہیں ہمالی! اس طرح نہیں

اس طرح کھرا

تبد حضرت صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا فرمان ہے۔

۲۔ ”ایک دن فقیر نے خواب میں دیکھا کہ ایک ادب چا سناک

ہے لاہوری کی طرح کا اس میں کافی الماریاں ہیں اور الماریوں میں

دینی کتابیں ہیں۔ وہاں دیکھا کہ سیدی احمد علی عظیم پاکستان لندن میں

کسی کتاب کی تلاش میں اور دوسرے جگہ ہیں۔ آپ کبھی کسی کتاب کو

دیکھتے ہیں کبھی کسی کتاب کو فقیر نے خواب میں ہی عرض کیا:

”حضرت کیا تلاش فرما رہے ہیں یہ سن کر سب خوش ہو گئے۔“

طرف موڑا اور فرمایا: ”کتاب کی تلاش ہے اس کو صوفیہ مہربان۔“

فقیر نے عرض کیا ”مختصر جملہ سے وہ کتاب دیکھ رہے ہیں۔“

حضرت احمد علی عظیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”میں نے ملاحظہ کرنا ہے“ یہ

سن کر فقیر نے عرض کیا: ”مختصر یہ کون سے بات ہے آپ عزیزم“

حضرت کو فرمایا: ”و خود ملاحظہ کر لے گا۔ اس پر آنکھ کھل گئی۔“

الحمد لله رب العالمین

۳۔ میرے مابین ہم سب شیخ محمد عامر صاحب قبلہ دنا نظر اسلام کے

محقق بیان کرتے ہیں۔

”مورخہ تاریخ قرون شریف ۱۳۱۵ھ تا ۱۳۱۶ھ اگست ۱۹۹۷ء بروز یک

شنبہ کو خوب دیکھا کہ میں جامع مسجد گلزار دہلی میں چھوڑ آیا اور دیکھا کہ مسجد

خوب چائی گئی ہے میری ملاقات قادی مسعود احمد صاحب سے ہوئی۔ میں

نے پوچھا

”قادی صاحب! مسجد کیوں اتنی چائی گئی ہے؟“

قادی صاحب نے بتایا

”مسجد میں اللہ تعالیٰ حضور جل کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تشریف لائے ہوئے ہیں“ میں خوشی خوشی سر گیا تو دیکھا کہ قادی

جان دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب کے قریب جلوہ افروز ہیں۔ قبلہ
مطلق محمد امین صاحب ریہ مجھے اور مناظر اسلام مولانا سعید احمد صاحب
اور ہمارے ساتھیوں نے میں حاضر ہیں۔

میں نے آگے بڑھ کر سرکاری دست بوسی کی اور دیکھا کہ سر
توریلور سے جاؤں تو نگاری ہے۔

پھر دیکھا کہ مولانا سعید احمد صاحب نے کتاب آب کوڑ
اور ہمارے ساتھی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے بڑی محبت سے کتاب پر دست انداز کر لیا اور فرمایا یہ کتاب
بہت اچھی ہے۔ ازاں بعد کہ خلقی صاحب کے کندھے پر ہاتھ مبارک
رکھا اور دعا فرمائی

والحمد لله رب العالمین

تلا۔۔۔ جلالی ۱۳۵۵ء کی یہ ایک گرم دوپہر تھی، صبح بلیر کسی
وقت کے آگ پر سا رہا تھا۔ قائم المعروف زخم خوردہ چاند کی طرح
استہ محترم قبلہ ذریعہ ہو تو سوائی صاحب مدظلہ کمالی کے عین سامنے
بیٹھا "شرح الوفاہ" کی عبارت پڑھا تھا۔

قبلہ زسوی صاحب تقریباً پانچ بجے، پچھٹی سطر پر سہمی راہ

دکھا رہے تھے۔ گرمی سے ہر اعمال اور ہاتھ اور کمر بالائے کمر یہ نہ بھلی
کی آنکھ بھونچا رہی تھی۔ پہچان بہت ترقی معلوم کو خواب کے جاوہر
قرا اور ہم دل مضبوط کے اسلاف کی نفسی مشقتوں کو پامال نہ کریں
یاد کر کے بھٹک بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک ظفر سا دکھا اور
دار معلوم اس میں یہ وضو پہنچ کاٹنی کی یہ فکروا عملت کر رہے تھے۔ ظہار
دار گئے کہ یہ کیا ہو گیا؟

قبلہ استہ محترم فرماتے گئے دیکھو بھی دیکھا کیا ہو گیا؟ جب
ہم باہر نکلے تو سامنے دورا قرآن حکیم کی کلاس تھی ہونے والی اور طلباء
دو اور انداز فرے ظہار سے تھے معلوم کرے پڑتا کہ ابھی شیخ کاٹوں کے
ایک رہائی آئے تھے انہوں نے اپنی بیٹی کا خواب بھلا کر دیکھا
تعلیم میری بیٹی کی خواب میں آگئے وہ جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام
تشریف لائے اور فرمایا بیٹی اپنے والد صاحب سے کہو کہ جس مسجد میں
وہ مسجد چلے جاتے ہیں وہاں کے علیہ صاحب تک میرا اسلام پہنچا
دیں آگاہ وہ صاحب قبلہ مناظر اسلام ریہ کھڑے تک آگاہیہ اسلام کا
سلام مبارک پہنچا رہے تھے۔

یہ سب مرتبہ لکھ کر جس کو لکھا

ہر جگہ کے واسطے داروں کہاں

قبلہ متاثر اسلام "الاصوب فالالوب" ہندو جان سے مل
ہوا ہیں۔ مانتاں میں کسی کو بھی کوئی نیکی یا نیکی پر چاں "تی" ہے تو۔
قبلہ حضرت صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے بعد آپ کے پاس آتا
ہے اور آپ ہر ایک سے قول اخلاقی اور عالی عمری سے غلبہ آتے
ہیں۔ گاہے گاہے تجھے یہ بات کرتے رہتے ہیں۔

قبلہ سعید احمد صاحب کی امت بلاشبہ قبلہ حضرت صاحب
دامت برکاتہم العالیہ ہمارے رب اسوت کا احسان عظیم ہے۔ اور یہ حاج
پہلے درجہ اور وہدان کی افتاء گہرائیوں سے کہتا ہے کہ اگر قبلہ
مجاہدان کے نامہ اعمال میں فرشتوں کے بعد نیکیوں کا کوئی عمل کیا نہ
ہو تو یہ بھی اللہ رب العزت و قدرت وادوں سے حسن سلوک کی حاج آپ
کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا۔

۔ رہے تا بعد فردوس جزا خاں درخش

تیری کج نور اللہاں کی شام تک نہ پہنچے

(احسن)

☆☆☆☆☆

روحانی ارتقاء

خواجہ خواجگان حضور قبلہ عالم حجاج محمد صادق صاحب
دامت برکاتہم العالیہ مالِ معین کشمیر ضلع کوٹلی، مگہار شریف قبیلہ ملتی صاحب
کے شاگرد تھے۔

حضور سیدی قبیلہ ملتی، مگہار صاحب دامت برکاتہم العالیہ
سچے روحانی ارشاد کے متعلق فرماتے ہیں۔

”فقیر نے جب عاشقِ رسول سیدی دہلوی محدثِ اعظم پاکستان
الانوار امیر الفضل مولانا سرور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں
ذالوئے تہذیب سے ہوا اور پھر سند بھیجیں حاصل کر کے حسب ارشاد سیدی
محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ ہاں سند و خوب لاکھ پور میں خدمت
تہذیب پر مامور ہوا تو اسی دوران میں محترم صاحب جبر اور تہذیب صاحب
زیرِ شرف کو لے کر ایک خلیفہ صاحب ہامود و مویہ میں حضورِ اہلبیت کے
لئے حاضر ہوئے۔ یہ تقریب ۱۹۵۰ء کی بات ہے۔ حاکم کے بعد سیدی
محدثِ اعظم پاکستان دامت برکاتہم العالیہ نے صاحب جبر اور ہامود کو
فقیر کے سپرد کر دیا۔

تذریع کے بعد وہ ان ایک دن صاحب جبر اور ہامود نے فرمایا

۹۰
 "ہمارے ہاں تاریک منڈی منیع سیا کوٹ میں حضور قدس عالم
 خواجہ خواجگان کاخی محمد سلطان عالم رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک
 ہوا ہے اور وہاں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے بھی
 شریک لائیں گے۔"
 یہ سن کر فقیر کو بھی شوق نہایت دامن گیر ہوا اور میں نے کہا
 کہ میں بھی عرس مبارک میں شریک ہونا چاہتا ہوں۔ صاحبزادہ
 موصوف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنے والد ماجد کے
 سر پہ یہ فقیر کے تحقق فرمایا کہ ان کو بھی ساتھ لینے آئیں۔ پھر
 جب فقیر وہاں حاضر ہوا تو دیکھا کہ ایک کھول کے احاطہ میں ہندو عرس
 کا انتظام کیا گیا ہے۔ دھیر کے وقت اعلان ہوا کہ عرس مبارک کے
 مہمان شریک صاحبزادہ موصوف کے گھر جا کر کھانا کھائیں۔
 مہمان کھانے کے لئے پہنچے تھے صرف دو چار انہاب اور
 فقیر وہاں موجود رہے تو دیکھا کہ ایک معمر بزرگ باسٹر عہدافتی
 صاحب دھند کرچکے موصوف اور راہ سلوک کی باتیں بیان کر رہے
 تھے۔ ہمیں اچھا لگا ہوا مائے پیٹ پر ترقی گوش تھے۔ فقیر کچھ قائل
 پر ایک اونٹ جگہ بیٹھا تھا کہ اس دوران میں دو حضرات سیاہ ریش

۹۱
 مبارک اور چپکے ہوتے چہرے کے ساتھ پیچھے سے شریف لائے۔
 ایک نے گلے میں ملائی حاکم کیے ہوئے تھے اور دوسرا باسٹر
 عہدافتی صاحب کے پیچھے آ کر غامضی سے بیٹھ گئے۔ فقیر نے خیال کیا کہ
 گمراہ کہ یہ وہی حضرت موصوف ہیں اور ساتھ خادم ہے۔ لیکن آگے
 والے مہمان مدظلہ العالی کے چہرہ انور میں ایسی کشش تھی کہ فقیر
 سب باتیں سمجھ کر دیارت کرنا رہا۔
 دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ
 یاد آتا ہے خاد کے موصوف تیری
 اس میں باسٹر عہدافتی مرحوم کے ہاتھ والے حضرات کی
 توجہ حضور کی طرف ہوئی تو باسٹر صاحب کو غصوں ہوا کہ میرے پیچھے
 کوئی ہے۔
 باسٹر صاحب نے مڑ کر دیکھا تو چونک اٹھے۔ باسٹر صاحب
 کی موصوف سے اس سے قبل واقف ہو چکی تھی اس لئے فوراً پہچان
 لیا اور عظمت خواہ ہو کر گویا ہوئے موصوف صاف کر بیٹھے، باطل ہو گئی،
 میں نے دیکھا ہی نہیں۔
 معزز مہمان موصوف نے فرمایا:

"آپ انجی یا تمی کر رہے ہیں۔ کرتے ہیں؟"

اس پر فقیر کو معلوم ہوا کہ جس رستی کی دیانت کیلئے اسکا قاصد
 ملے کر کے یہاں آیا ہوں یہ وہی حضرت ہیں۔ اس لئے میں عاجز اور
 شکستہ مدخل العالی کے گریہ پل گیا کہ حضور تحریف لے آئے
 ہیں۔ سب شرکائے مرس سکول کے احاطہ میں پہنچ گئے اور جلوس کی
 شکل میں حضور والد دامت برکاتہم العالیہ کو گھر لے گئے اور پھر ان
 عمر کے بعد سکول کے احاطہ میں جلسہ منعقد ہوا اور بان کرنے والا
 صرف فقیر ہی تھا۔ نصرت خواں نظام محمد صاحب نے نصرت پاک
 پر محمد علی علیہ السلام بھان خصوصاً میرے آقا سے خدمت دامت
 برکاتہم العالیہ جو دار فرما تھے

فقیر جان کر کے لئے کھڑا ہوا اور آواز دے گا کہ وہاں
 بڑی مشکل سے وقت پورا کیا تا تو سامعین نے کچھ حاصل کیا اور تابی
 فقیر اپنے بیان سے مطمئن ہوا جلسہ عصر کی نماز تک جاری رہا۔
 مغرب کی نماز کے بعد گھر میں خاص خاص سہانوں کے لئے کھانے کا
 انتظام تھا۔ جب فقیر ابر سے آیا تو دیکھا کہ میز خور پر کھانا بن دیا
 گیا ہے اور سہان حضرت اہل انظار میں بیٹھے ہیں۔ جب فقیر حاضر ہوا تو

میرے آقا سے خدمت دامت برکاتہم العالیہ فرمایا:

"مولوی صاحب! بیٹھ کھانا کھا نہیں؟"

کھانے سے قاصر ہونے کے بعد جب عاجز اور صاحب
 کے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے شوق ظاہر کیا کہ حضور جلسہ گاہ میں
 شرف لے بیٹھیں تو فرمایا:

"آپ چائیں میں اس مسجد میں ہی بیٹھا ہوں۔ اہم لوگ
 جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ نصرت خوانی کے بعد جب فقیر خطاب (تقریر)
 کیلئے کھڑا ہوا تو ایسے ایسے واقعات و حقائق کا سلسلہ شروع ہوا کہ
 فقیر آج تک نہیں سمجھتا کہ یہ مضامین کہاں سے آرہے ہیں۔ سامعین
 حضرات کی محنت محفوظ ہو رہے تھے اور فقیر باتوں کی۔

انہی بعد فقیر اپنے آپ میں کھو گیا اور سمجھا کہ میں اب مجھے
 خطاب کرنے کا وحسک آگیا ہے لیکن وہ خطاب وہی تھا۔ اس سے قبل
 کبھی ایسا خطبہ ہوا وہ نا بعد میں آج تک ایسا خطاب ہو سکا۔

جلسہ کے بعد امام کبیرؒ فرمائی کہ بعد میرے آقا سے خدمت
 دامت برکاتہم العالیہ مسجد میں بیٹھ کر ذکر الہی میں مشغول تھے۔ فقیر
 نے جناب عاجز اور صاحب سے کہا "چونکہ اساتذہ پڑھانے ہیں

اس لئے مجھے اجازت دی جائے

اجازت لے کر فقیر کاڑی میں سولہ سالہ لڑکی لے گیا۔

بقول صاحب زادہ صاحب جب حضور شریف پڑھ کر گھر تشریف

لائے اور استغفار کیا "مولوی صاحب کہاں ہیں؟"

صاحب زادہ صاحب نے جواب عرض کیا کہ وہ چلے گئے ہیں۔ یہ سن کر

فرمایا "مولوی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ مولوں صاحب تل کر بھی نہیں سمجھتے۔"

پھر چند روز بعد معلوم ہوا کہ شیخاں شریف (سید زاد فقیر) کا سر

سے اتنا زائچہ نکل مشرب کی طرف ایک گاؤں پہنچ گیا ہے کہ وہاں بھی

بھرتے آگئے فوت کے درود و ملت پر حضور قبلہ عالم (اکبر علیہ السلام) کا

عرس مبارک ہونے والا ہے۔

یہ سن کر کہ عرس مبارک متفقہ ہو رہا ہے۔ ماضی کا شوق پیدا

ہوا اور فقیر کاظم کے ہمراہ شیخاں شریف حاضر ہوا۔ فقیر نے جناب

صاحب زادہ فقیر سے عرض کیا کہ میں حریہ مانتا چاہتا ہوں تہہ میرے

ان قبہ عام رحمۃ اللہ علیہ فقیر (قبہ ملحق صاحب) کے آگئے فوت

وامت برکاتہم العالیہ کے الہامی سالانہ کرنا چاہتا ہوں کہ سب سے

اولیٰ شان اور پھر سب سے دالے درگ اور ولی کامل ہے۔

لئے سفارش کرویں کہ حضور مجھے لکھی میں لے لیں اور جب انہوں

نے فقیر کے حلق عرض کیا تو فرمایا

"وہ مولوی ہیں لہذا کسی عالم دین سے عدت ہو جائے۔ پھر

اپنی اور تھروں، پیازوں، مٹھلوں اور کھجروں میں آنا پڑا مشکل کار

ہے پھر گناہیں تریب کی کسی سے بیت ہو جائیں۔"

فقیر ایسی ہو گیا اور جب ہمارا کاظم روانہ ہوئے گا تو میرے

آگئے فوت وامت برکاتہم العالیہ میں ہمارے ہمارے کرنے کے لئے

ساتھ ہوں گے۔

فوت حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے مہالوں کو واداع کرنے کے لئے

ہر طرف حد ہی ضروری ہوئی جس اور آگئے فوت مدفن العالی بھی اس

پر وگام کو جاری و ساری رکھے ہوئے تھے۔

خلاصہ جب ہمارا کاظم شیخاں شریف سے باہر نکلا تو فقیر کو

اپنی شروع ہوئی، آنکھوں سے قطرے بہنے لگے فقیر چہرہ بھی رہا اور

حد پہنچ کر آنسو بھی بہا تا رہا۔ مناس لئے پھر باہر نکلا کہ شراکت کاظم

کیا کہیں کے چلیں جب وہ حد طرہ آگئی اور میرے آگئے فوت

وامت برکاتہم العالیہ کے الہامی سالانہ کرنا چاہتا ہوں کہ سب سے

اولیٰ شان اور پھر سب سے دالے درگ اور ولی کامل ہے۔

پھر یہ چلا کہ یہ سارا صرف میرے لئے نعمت کا ہے۔

دوسرے سال میں یہاں تک کہ لوگ آئے تو فقیر کا دل کے ساتھ
بکری چلا اور حاضر ہو گیا۔ ایک مرتبہ بکری صاحبان فقیر صاحب کے
والدہ پر بڑے شرف سے بیعت کے حلقے میں کیا۔ اور جب فقیر کی مرض
وہاں سے تشریف لے گئے تو بکریوں نے پچھلے سال والا ارشاد پڑھا کیا۔

فقیر بچے میں ہو گیا۔ لیکن دوسرے روز جب اشراق کا وقت ہوا تو
فقیر کو یہ خاص پہنچا "بچے حضور ہمارے ہیں"

اور جب حاضر ہوا تو لڑیا
"آہا ہا"

پھر سیدی و مریدی حضور قہر عالم رحمۃ اللہ علیہ کے فقیر کے
کنہار ہاتھوں کو اپنے منہ پر اور نور برساتے ہاتھوں میں لے کر سلسلہ
عالیہ کشیدہ میں داخل کر لیا۔

الحمد لله رب العالمين حمد تشاكرون والصلوة والسلام
علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

حضور سیدی و مریدی قبلہ ملحق صاحب زید شرف کی بیاض سے آپ کی
تعبیر اطمینان کے قوال سے چمکا ہوا تمہارا دل میں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وعلی وسلم علی رسولہ الکریم

وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد

فہی فی غلہ کی رہتیں ہیں۔

(۱) حق فہی (۲) بکری فہی

(۱) حق فہی

اس میں ہر روز چھ شامل ہے جس کے بغیر نہ رہا ہو سکتا ہے۔

(۲) بکری فہی

اس میں ہر روز چھ شامل ہے جو حق فہی کے علاوہ ہے جس کے

بد فہی اور اس میں تمام مرغوبات و لذائذ فہی شامل ہیں۔

یہ فقیر پر فقیر جس کی رہتی طوطی فہی کے پیچھے گزرتی ہے،

آج تاریخ یکم ذوالحجہ ۱۳۱۱ھ بروز جمعہ المبارک، بوقت مغرب،

بیت المبارک کی جامعۃ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے خادمہ صاحب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کیلئے، اللہ تعالیٰ عسرو جس کی توفیق اور

اس کے فضل پر ہر روز کرتے ہوئے طوطی فہی سے تو کرتا ہے۔

اسے میرے مولیٰ کریم جل جلالہ، محمد و آلہ اس پہلو فقیر،

حیرے حیرے فضل اور حیرتی توفیق پر ہر روز کرتے ہوئے تو یہ کہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

July 1991

$$\langle \psi | x_i^k | \psi \rangle = 0, \quad (1)$$
$$(1) \quad \lim_{n \rightarrow \infty} \frac{1}{n} \sum_{k=1}^n f\left(\frac{k}{n}\right) = \int_0^1 f(x) dx$$

(۲) $(\mathbb{Z}_m)^n$ ۱۲

سب سے پہلے علیہ السلام پر توجہ دینی چاہئے گی۔ یعنی یادہ مگوئی کو ترک کیا جائے گا۔

کوئی دعت کرنے سے پہلے سوچنا ہوگا کہ یہ بات اللہ تعالیٰ حضور و جلال اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا کے لئے ہے یا نفی کو خوش کرنے کے لئے ہے۔ لایعنی باتوں سے پرہیز لازم ہوگا اور نہ یہ دعت ہے کہ ہم میں اللہ رب و حضرت کی رضا اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت و دعت ہوگی۔

اسے میرے رشتہ و گروہ کا افسانہ اس بارے میں پہلی بار تعارفی
 علیہ السلام کے وسیلہ جلیلہ سے جس ذات و ملاقات کو تو نے بارے
 جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ جو فقیر ہے، کی، انھیری لہر ۱۱۱ ہے
 لعل و گروہ کا سایہ تجھ مسکین کے سر پہ دکھا
 تاکہ فقیر اس توہ پر قائم رہے اور دنیا سے تیری رضا حاصل کر
 کے ایمان جائے۔

وَمَا ذَلِك عَلَى اللَّهِ بَعِزٌ وَمَا كَانَ عَلَى اللَّهِ صَبِيحٌ وَحِيشَةٌ وَرَسُولُهُ مُبْتَلًى وَمَا كَانَ عَلَى اللَّهِ تَرْجُحٌ
الظَّاهِرَاتِ الْبَاطِنَاتِ لَهَافَاتِ الْخَافِئِينَ وَالْعَبِيدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔
دعا : اے میرے رحیم و کریم مرنے والے عطا و انجذاب والا اکرام مجھ
قریب مستجیب کو لا یعنی باقوں سے ، پادہ کوئی سے ، پادہ کو ہر سحر سے
لوگوں کی محبت سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔

یہ صغیر پاک و بزرگ میں اسلام کا نور اپنے سو پائے کرام کی تبلیغی
کو غشوں کا اثر ہے جنہوں نے وقت و زمانے اور حالات کی صورتوں کو
خاطر میں نہ لاتے ہوئے ہر حالت میں دعائے نئی اور خوشنودی
محسوس خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بدشکر و کھار نظر پر خداوندی ان
مردان کی آگاہ پر اس طرح مہربان ہوئی کہ ان کا پیغام و کئی لوگوں کیسے
اسی و راحت کا پیغام بن گیا۔ جس گم کردہ راہ کو بھی ان پاک مستیوں کی
صحبت نصیب ہوئی وہ مطلق ایمان کا روشن ستارہ بن کر چکا، امت
اسلامیہ کے ان محبین میں ایک اہم نام قبلہ حضرت صاحب دامت
برکاتہم العالیہ کا ہے۔

آپ کی اہل سنت و جماعت و اصحاب ان ہمدرد و دوستوں
میں سے ایک ہے جنہیں رحمت الہی نے انتہائی پر آشوب دور کر پاک
حالات میں اپنے لطف و کرم کا منظر بنا کر امت مسلمہ کی ہمارے ساری
کے لئے سرفراز فرمایا۔

آپ کا ہر نقش قدم شاہراہِ حیات پر ساکھانِ محبت و وفا کیلئے شہرہ
ہے۔ یہ ہر ولایت کے اس آداب و مہمان کی کرنوں سے لیتا ہے اور

بے شمار مردانِ حق دنیا کے ساتھ انگوٹوں میں نور انسانی کر رہے ہیں۔

منہم روید کی ترویج میں آپ نورِ مہر کی لگاؤ ہے۔ سسائوں کی زبوں حالی و پسماندگی اور بے گلی کا احساس آپ کو ہر وقت ہے لیکن رکھتا ہے۔ آپ کی مرضی سے کی حالت، مداخلت اور کی بیگم ہے۔

اللہ تعالیٰ عسرو محل کے فضل و کرم اور آپ کی محبت آمیز کھنگو کے سبب مجھ سے احباب کو عملی صالح کی توفیق نصیب ہوئی اور ان کی زندگیوں میں خوشگوار انقلاب آچکا ہے۔

آپ کے فیضانِ عام کا مستند دور تک پہنچا ہوا ہے۔ آپ کے ارشادِ رس میں احاطیت کے درس کے علاوہ تواضع، انکساری، وحد رنجی، محبت و تعظیم اور حسن اخلاق پر بہت زور دیا گیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَعَلَّكُمْ وَنَهَلِي وَاسْلَمَ عَلَيَّ وَسُورَةُ الْكَرِيمِ وَطَنِي آدِي
وَأَسْبَحُ بِحَمْدِ الْجَمِينِ

اما بعد

چند باتیں بطور نصیحت کہی جاتی ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہو کر انسان دونوں جہانوں کی سعادتیں حاصل کر سکتا ہے۔

الْوَلِّ وَمَا تَوْفِيقِي ۝ اَللّٰهُمَّ الْعَظِيمِ

(۱)۔ تواضع ہونا کساری کو جو میری طاقت و مقام و سرشتی عطا ہوگا۔

(۲)۔ ہر کسی کو اپنے سے بہتر جانو تو تم سب سے بہتر ہو جاؤ گے۔

(۳)۔ علم اور علم کا ادب کر اس سے مدد ملے ترقی نصیب ہوگی۔

(۴)۔ رنج و اندوہ و دلیا و افسوس سے بے نیاز رہو کیونکہ دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔

(۵)۔ وہ کتاب یا نصیب انسان ہے جس کے دل میں چاند آروں پر رجم کرنے کی عادت نہیں۔

(۶)۔ سحرے سب سے بڑے دشمن سحرے سے بڑے دوست ہیں۔ چلنا

بہروں کے پاس نہ بیٹھو بلکہ نیکیوں کے ساتھ دوستی اور جماعت رکھو

(۷)..... تنگی سے تنگ کی صحبت بہتر ہے اور عالی سے مرے کی صحبت بدتر ہے۔

(۸)..... تمام عبادتوں کی جز اور تمام بھلائیوں کا مجموعہ علم دین پڑھنا ہے۔

(۹)..... اگر کوئی مصیبت آجائے تو اس کا علاج حق جوں اور مسکینوں کو خوش کرنا ہے۔

(۱۰)..... جھگڑنا ہے جو مرے کے بعد (قبر اور آخرت) کے لئے جاری کرے۔

(۱۱)..... جو شخص ہر ایسے مرے کے ساتھ کلک دھپ رکھے اس کا دین خراب ہو جاتا ہے۔

(۱۲)..... دین کی تائید داری کو اپنا ذخیرہ سار جہان ہارنا ہو جاتا ہے۔

(۱۳)..... دین اور دنیا کی عزت مافیٰ مصلیٰ علیہ السلام میں ہے۔

(۱۴)..... جو شخص رات کے پہلے سے میں جائے اور آخری سے میں ہوئے وہ بڑا بد قسمت ہے۔

(۱۵)..... حبیب خدا مصلیٰ علیہ السلام کی سنت پر عمل کروا کر اللہ تعالیٰ

خود جل کے محبوب بن جاؤ گے۔

(۱۶)..... جو کسی کو کھانا کراؤ وہ بلا وجہ غریبی کسی کا دوسرا دکھاؤ

خیر الناس من یطعم الناس (الحدیث)

(۱۷)..... سب اشیاء سے بڑھ کر عقیقہ و دریاک ہے۔

(۱۸)..... ہر کام میں اللہ تعالیٰ عزوجل ہر حق رکھو

ومن ہو کل علی اللہ فهو حسب (القرآن)

(۱۹)..... باغی اور نصیب سے بچنا بخیر بن جاؤ گے۔

(۲۰)..... ایٹھ کی بیویا بیوت نہ ہونا

(۲۱)..... صحبت اور بندگی کو نصیبت جانو

(۲۲)..... اگر کوئی تکلیف آجائے تو بے میرے مت ہوا ہونے سمجھو تکلیف پہلا میں جانتی گی۔

(۲۳)..... سب کوئی مصیبت آجائے تو بے مکان دین خصوصاً شہید

کر بلا سہونا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکالیف کو یاد کروا مصیبت بھی ہو جائے گی۔

(۲۴)..... ایسا آخرت کو دنیا پر ترجیح دے کر کفر و روجا و ملامت

کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔

(۲۵)۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور محبت کو دنیا کی ہر محبت اور محبت پر ترجیح دے گا اللہ تعالیٰ عز و جل تمہارے رسول میں ایمان رکھ کر رہے گا۔

(۲۶)۔ جس کا عقیدہ انسانیت و جماعت یعنی دینوں کی جماعت کے خلاف ہو اس کی ہر اہم سالہ جہاد کو گھر کے پر کے پر پر بھی ناجائز اور

(۲۷)۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے لایوں اور گستاخوں کے ساتھ مصالحت رکھنا اللہ عز و جل اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت کا بہترین ذریعہ ہے۔

(۲۸)۔ عورت پر سب سے بڑا حق خلعت کا ہے۔

(۲۹)۔ رسول اکرم رحمت و رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شہزادی، خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پرچہ "بھی، عورت کے لئے کیا ہے؟"

تجما پھر لیا "عورت کے لئے یہ ہے کہ اور انہی مرد کو دیکھے اور اسے انہی مرد دیکھے۔

(۳۰)۔ دعا سے بلائیں اور موتی ہیں۔

الصالح ابعث

(۳۱)۔ محمد کر اللہ تبارک الرحمة

(۳۲)۔ اللغات آلات

(۳۳)۔ الظمى من الظى اللطوب

(۳۴)۔ فیکس من ملک عبان الشهوة

(۳۵)۔ الفحل الجهاد جهاد النفس من الهوى

(۳۶)۔ المومن من تحمل اذى الناس ولا يتأذى احداه

(۳۷)۔ العنبر ابى اللب بمسطة (ابى بالقاء) ولى الناس

هرکما

(۳۹)۔ لسان طغی و التواضع الفنا لان التواضع هی

الماوی (القرآن)

والسلام

فقیر الیہ فی امن فخر لدنالد پر ہر پرہیز آہ

یکہد علی الاول شریف لا

۹۰-۲۲۰ ہجری شہ

دلفشیں تاثرات

III

IV

☆ جامع انسانی تقویٰ بازار ایکٹر مشراہیں کی مسجد
میراٹھ (ملکی) ۱۹۲۱ء - ۱۹۲۲ء کا زمانہ میں اور مسجد

آپ نواز آوار (۱۹۲۱ء) کے رہنے والے ہیں۔ وہ
بزرگوار حضرت مولانا غلام محمد صاحب یعنی اپنے وقت کے حیدر عالم
رحیم و صیہ حلال تھے۔

جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد، جامعہ میاں صاحب
شریہ و شریک میں مولانا محمد صیہ (صاحب) اور حضرت اعظم پاکستان
مولانا سر دار احمد (رحمۃ اللہ علیہ) سے درس حدیث کیا۔ ۱۹۵۰ء میں
سید لراقت حاصل کی۔

فرمانت کے بعد جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں مدرس
مقرر ہوئے۔ وہیں ان کے بھی جاری کرتے رہے۔

محمد فیصل آباد میں دارالعلوم امینہ رضویہ بھی قائم کیا۔
رضوی جامعہ محمد گزنی دارف میں خطابت کے فرائض بھی سر انجام دیتے
رہے۔ آج کل جامعہ محمد گزنی دارف میں خطابت دیتے ہیں۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۲۴ء میں مسلمانان پاکستان نے منکرین

علم نبوت کا پانچواں کیا تو بعض علماء پرست علماء کی طرف سے اس
پانچواں کو غیر شرعی قرار دیا گیا جس پر مفتی صاحب موصوف سے
پانچواں کی شرعی حیثیت پر ایک کتابچہ لکھا۔

برائین القادحہ وناقص المآلات، وصوت غور و فکر، پانچواں کا
شرعی ثبوت (پانچواں کی شرعی حیثیت) (دراجمی کی اہمیت) (پروٹو)
و فی الواقع اس اور ہم مابین اقیات ابجد احوال لاکار فی سلسلہ الامور والاعتراف
اہم تصانیف ہیں۔

سلسلہ عالیہ قادریہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ عبدالرشید دہلوی
شریف (مسیح جہنم) کے ہاتھ پر بیعت کی دوران کے وصال کے بعد
حضرت سجادہ فاضل صاحب نجیہاں شریف (سیر پر آدہ ستمبر) سے
آکسب فیض کیا۔

اردو جامعہ اسلامیہ پٹنہ میں ۱۳۴۷ھ

چیزین شمس المصنف مدبر اعلیٰ

مطالعہ (محمد) احمد علی مکن۔ (پروفیسر مسٹر فاضل)

☆☆☆☆☆

پیش۔ جمہور نقشبندیہ ہذا کے پروفیسر محمد دینی

حضرت مولانا مفتی محمد امین نقشبندی امدادی مدظلہ العالی

تقریب و ولادت۔

اسلام آباد، علامہ ابو سعید مفتی محمد امین ایمن نظام محمد کی
ولادت ۱۳۳۷ھ بمطابق ۱۹۱۹ء کو لاہور میں ہوئی۔ آپ
راجپوت بھٹی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کے والد عالم دین اور
شیخ بااقتدار تھے۔

علوم ظاہری و باطنی۔

علوم ظاہری کی تحصیل کے بعد لڑے شریف میں حاضر ہو کر خواجہ
محمد رسول، اعلیٰ قدس سرہ سے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت ہو کر
ہذا طریقت میں آج کل اپنے قائم کردہ دارالعلوم امینیہ رضویہ محمد
پورہ فیصل آباد میں درس و تدریس بالانوار کی مسند پر فائز ہیں۔ شیخ
۱۹۵۵ء-۱۹۶۲ء-۱۹۶۹ء-۱۹۷۰ء (۱۹۷۱ء تک) میں حج بیت اللہ اور زیارت
مدینہ منورہ سے شرف ہوئے۔

تصانیف:

ایم امین القادحہ وناقص المآلات، وصوت غور و فکر، پانچواں کی

شرقی حیثیت، عاقل کی اہمیت، ایمانیات، الحاح اور آپ کوثر پر کلمات۔

آپ کے صاحبزادے مولانا محمد سعید اسد نقشبندی مجددی جامعہ اسمینیہ وغریبہ شیخ کاوونی کے منتظم اور حبیب خانے پاکستان کے منتظم رہنا اور اسلاف مشن کے عالم ہیں۔

(جہاں نقشبندیہ یا یقیناً بہت حد تک)

..... سماعی یا ناز احمد خاں

حضرت مفتی امین صاحب آپ یقیناً آپاد میں مسئلہ اقامت مگر نہیں ہیں۔ یہاں آپ سے محمد یونس جاسم مسجد گزاردین سے مفتی محمد یونس صاحب محمد پورہ کے نام سے ایک بڑا بڑا اور وہ تکمیل دیا ہے جہاں ملحد فی تعلیم دہلی جاتی ہے۔

آپ حضرت مولانا محمد پورہ کے ممتاز علماء میں سے ہیں اور مولانا علی صاحب کے ساتھ گزاردین سے ملحقہ کوٹھالی دہلی کے راعی ہیں جہاں کرتے ہیں۔

آپ کوثر اور کجرات، یعنی کردہ اور دیگر تہذیب آپ کے علمی اور دینی اوقاف کا مرکز ہیں۔

آپ کا فرقہ پیش ہیں اور ناخواندہ علاقے کرتے ہیں۔ مگر

آپ کے سراپے سے فخر کی خوشبو آتی ہے۔ دن رات میٹھو رہا لاقالی اداوت میرا دل لائے حاضر ہونے ہیں اور آپ کے کلام سے ان کتاب یقیناً کر کے لکھتے ہیں۔

آپ خود طریقوں میں سادگی کو قرار دیتے ہیں مگر پھر بھی آپ کے عمل کی استقامت اور دینی خدمات کی شان چھپ نہیں پتی۔ میں نے آپ کے جملہ اہل تعلق کو آپ کا حق کا معترف پایا۔

سماحیل پارس ۱۹۷۷

مفتی احمد خاں فیروز سنو سنو

لاہور، دارالپیشانی، کراچی

..... مفتی محمد شریف اسلام آباد

حضرت علی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے آباء اجداد کا آبائی وطن کجرات کی تحصیل پٹالہ کا گاؤں "پٹلہ شاہ داکوت" ہے۔ وہاں کچھ زمین تھی۔ لیکن ۱۹۱۷ء میں قحط سالی کی وجہ سے حالات اس قدر زار و مار ہوئے کہ سرکاری دکان بھی زمین سے ادا نہ کیا جاسکتا تھا۔ اس وجہ سے لاہور کے ایک گاؤں میں آپ کے والد گرامی ایچ حکیم قاسم محمد رحیم اللہ علیہ قریب لائے۔ یہاں آپ دینی تعلیم بھی کرتے اور

بن ہے۔ ذوالیٰ سعادت صحت سے روزہ الہی کی مہمان



صورۃ تیسرہ مکہ مکرمہ کی طبیعت بچپن میں بھی نہیں کر دے
طرف اگلے دیکھی۔ ابتداء ہی سے والدین کی خدمت کا شوق تھا۔
والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی گود میں قرآن کریم پڑھ لیا تھا۔

آپ کے برادر گرامی مرتبت اللہ ذاکم محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ
دستار بندی کے موقع پر لاہور سے نکل آ کر شریف لائے تو حضرت
صہبہ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے ڈاکٹر صاحب سے فرمایا کہ ان
کو (مستور فیہ) مہرہ خان (اہم مطلقہ) تائیں گے۔ قیام لوہی کا
کام لپوٹا ہوا تو حضرت صہبہ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا
مطلقہ علی راہ صاحب کو بلا کر فرمایا "بندہ خدا انہی کا کام بہت زیادہ ہو
گیا ہے، آپ سنبھال لیں؟" لیکن انہوں نے مصلحت کر لی۔ مطلقہ
لوہی وین صاحب کو بلا کر فرمایا تو انہوں نے بھی مصلحت کر لی۔ اس
کے بعد مستور فیہ مہرہ کو بلا لیا گیا۔ آپ نے اس دس سالہ بچے کو قبول کیا اور
قریباً چھ سالہ بچے کا مہرہ دیا جس میں اس منصب پر کام کیا۔ آپ
فتویٰ لکھ کر حضور صہبہ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حضور رکھائے تھے۔

جامعہ رضویہ میں ایک ایسے استاد کا تعین ہوا جس کا سیلان
"نیز ہی" تھا۔ صاحبزادہ صاحب کی توجہ جب اس طرف مبذول

کر والی گئی تو آپ نے اس کا کوئی نوٹس نہ لیا۔ پتا غرض ۱۹۷۳ء کو
جامعہ رضویہ کی اللہ باری تعالیٰ کی خدمت میں کی ڈسٹریکٹوں سے طلبہ ہو گئے۔

قبلہ حضرت صاحبزادہ بھٹا سے کیا گیا ایک اخراجیہ تقریر انہیں
کی تھی۔

س۔ فضیل اور محقق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب رجعت کسی
طرح ہوئی؟

ج۔ چند سال عارف رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علامہ الحاج ابو الحسن
سوداگر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گزرا۔ اسے بھارت کی
شریعت سے حاصل ہوا۔

س۔ آپ کی عمر بچپن کی تعداد کتنی ہے اور آپ کا پیدائش سال
کون ہے؟

ج۔ اب تک حطین کی تعداد چھ ہزار چار سو اسی ہے۔ (۱۹۸۸ء)
۱۹۷۰ء تک تقریباً سلاطین سات۔ جب تک آپ کے عمر بچپن کی تعداد
تقریباً ۱۲ ہزار تک پہنچی تھی، سب سے بڑا ارادہ ہے جو کہ مائے اُمی
کا جواں رہے اور اس وقت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پوری قوت
سے فضا کرے۔

س۔ اب تک آپ کی تصانیف کی تعداد کتنی ہے؟ سب سے پندہ

کون کی تصانیف ہے؟

ج۔ اب تک تصانیف جو شائع ہو چکی ہیں۔ ان کی تعداد ۳۸ ہے
(۲۸ نومبر ۲۰۰۰ تک آپ کے ۱۰۳ کتب و رسائل شائع ہو چکے تھے)
پندہ

آپ کوڑا البرہان

س۔ لکھی اور سیاسی اقتدار سے جو کہ وہ دنیاں ہوگی جہاں اس پر آپ کا
کیا خیال ہے؟

ج۔ یہ گروہ دنیاں اس مطلق اصل الہیہ و آبدی علم سے دور کی وجہ
سے جہاں اس کا علاج علامہ اقبال مرحوم کے اس شعر میں ملتا ہے
بصطفیٰ برسوں خویش را کہ دین ہر اوست

اگر ہا ہر سیدی تمام پوچھی سہ

س۔ حصول کی اس دنیا میں آنے کے بعد آپ کو کون کن مشکلات کا
سامنا کرنا پڑا؟

ج۔ فقیر کو بچپن سے ہی سے دردِ پاک سے شغف رہا تھا فقیر کو کوئی
شکل بھی نہیں آتی

س۔ آج کے انسان میں میر تقی میر کے مطلق آپ کا تصور

دیں گے؟

ج۔ آج کے دور میں یہ فکر کا فقدان ہے۔ آج میں مطلق صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی ایک خوش فہم ہے۔ یہ ہے کہ اب تک تو یہ فہم نہ
ہو انسان جو اس مصلحت میں جتنا ہے کہ وہ صرف کوئی جملہ کہے گا اور
تو یہ فکر مطلق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر ہوگی۔

س۔ اسلام میں سیاست کے کل ڈھل پر آج کل بہت بحث ہو رہی
ہے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج۔ کہ اگر خدا پر اللہ تعالیٰ عس و جل کے قانون کے نفاذ کی ہر ممکن
کوشش کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ اس کے معنوی پہلوئے سیاست
جیسا اسلام کا حصہ ہے۔ لوگوں کے دکھ درد اس وقت دور ہوں گے
جب دین عزیز میں نظام مطلق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نافذ ہوگا۔

س۔ آخر میں مسلمانانِ پاکستان خصوصاً اچھے صریحین کہیں کوئی پیغام؟

ج۔ سب مسلمان بھائیوں کیلئے ایک ہی پیغام ہے کہ وہی مسلم نظام
مطلق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است کا صدق بن جائے تو پھر آج کے
دارنامہ مطلق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است جو منظور ہو جائے گا۔

ضرر بہ اسلام چھٹا لکھ پڑھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲۲۳ بھائی ۱۳۱ ص ۱۰۰ و کتاب

نظرے خوش گزرے

سورۃ

روشن ہوئی کشادہ ویشائی، ابرو کجہ گاد جارقاس، قامت
نہایت صوفیوں کا بہت بلند و پست سہارا گل بہ پشتری، پیرہ مبارک
آلات گہرا نکلی سے ایک آیت، جسے کشادہ کردہ اظہار ہوا رنگ، و عباد
سفید و سرخ تجلیات حسن انسانی کی تصویر، دل فریب نہیں، سبہ مبارک کنز
عقلی و سرمد عشق و محبت کی کامیابی ہے۔

لہذا اس گول جوا کھڑا عقیدہ ہم کو دقت و تکمل سے ناک
تر ہوتے ہیں، مکتبہ میں آہنگی شیرینی ہے کئی خوش و شاد و شاد
مبارک، سر پر دستار مبارک و سفید کپڑے کی ہاتھ سے بنی ہوں لڑکی
پہنتے ہیں۔ سفید شاد و شاد پاندہ لہاس ہے۔ کھڑے ہوا
و کا قلم، درود پاک و درود اعلیٰ شب کا اثر بہ وقت بڑی بڑی عبادتیں
و خاصیت آگہوں سے جہاں ہوتا ہے۔

آپ کی ویشائی پر دونوں اطراف میں "مر" (۱) لکھا ہوا
ہے۔ یہ لکھوں لوگوں نے زیارت کی ہے۔ بھائی میں اگلے نما پاں
نظر آتا تھا۔ مگر اب جیسے جیسے مر مر مر مر رہی ہے یہ نام مبارک

(۱) علی علیہ السلام

سکڑی کی ہیر سے دم ہوتا چار ہے۔

ان کی وجہ سے سارے نسل سے نسل میں
یہ بات کوئی سستی کے باب رہے نسل میں
(نہ)

ہمہ صفت موصوف شیعہ

آزاد کلیری سریری آسان کام سمجھانے کا ہے ہرکے سے
دوستی کا کارا مانا ہے۔

یہ شہادت کہ اللہ میں قدم رکھتا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہوتا

قبل حضرت صاحب مدظلہ العالی ہر صفت موصوف ہیں۔

سیدان خطابت ہوتا آپ اپنی ایسا کا کہہ منورے دکائی دیتے ہیں
اگر قصہ تدریس ہوتا اس میں آپ نے مسلسل گناہ گوار ہوتے
کھٹکتے۔

آپ کی ذمہ داری خداوند اور چھانے کی غریبوں کو آسان
کے نیاز و شاکہ دہانی کرتے ہیں جھٹکتے۔ میدان تھیف میں تو تہ
حضرت صاحب راست ہر کا ہم القدر اپنے بہت سے ہم صراط

خفا اور ادا سے آنے کے نظر آتے ہیں۔ جس کا اعلاہ تلف و مال میں
آپ کے طبی مطالعات اور کتب چھ کر بخیر ہوتا ہے۔ آپ ایسے
دنیاوی مسلمانوں سے بالاتر ہو کر دنیا کے لئے کام کرتے ہیں۔

شیخ کی نظر میں

فیصل آباد سے کسی ہمدرد نے اپنے ایک صاحب نامت
برکاتیم اعلیٰ کو خبر لکھا کہ گاڑی کے لئے نقش منگوا رہا تھا، کم ہو گیا ہے،
دوبارہ منگوا دیا۔

دوبارہ ایسی کوئی گہرا شریف سے جواب

سلام مسنون! اچھا۔ آپ نے لاپرواہی سے کام لیا اور نقش
منبع کہہ دیا۔ آپ کو دوبارہ منگوا دیا ہے۔ سب احتیاط سے کام لیں۔
نقش کے گم کرنے سے احساس ہوتا ہے کہ آپ کو نقش کی قیمت کا
احساس نہیں۔ کہتے ہیں کسی سرے سے ایسا ہی فعل سرزد ہوتا اور جب وہ
دوسرے نقش سے حضرت کی صوفی شاکہ گزری وقت اللہ علیہ کے پاس کہا تو
انہوں نے فرمایا:

"اس لئے سونے میں حذر! آتا کہ تجھے سونے کی وجہ سے ضرر ہو۔"

آپ متقی محمد امین صاحب کے پاس ہایا کریں اور عام باطل
پر سامان سے دعا کر لیا کریں۔ بعد آپ کی بھاری کیلئے دعا گو ہے۔

والسلام

(مکتوب نمبر ۷۷)

محبت رسول اور اطاعت رسول ﷺ

محبت رسول ﷺ اور اطاعت رسول ﷺ دونوں کا گہرا تعلق
ہے۔ جہاں محبت ہوئی ہے وہاں اطاعت کے فرائض رنگ ہلے
چمکتے ہیں۔ کیونکہ محبت کے جذبات انسان کو اپنے محبوب کے اعمال کی
اطاعت اور مشابہت پر مجبور کرتے ہیں۔ اتباع کے بغیر محبت کا دعویٰ
جھوٹا ہوتا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

لو کان حبک صادقاً لا طاعة

ان المصحب یمن بحب مطیع

یعنی اگر حیرتی محبت چلی ہو تو اسے اپنے محبوب کی اطاعت
کرنے کی فکر محبت ہی میں محبوب کا مطیع بننا ہوتا ہے۔

قبلہ حضرت صاحب دامت برکاتہم العالیہ محبت رسول اللہ
اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اجمالی پُر اثر اثر و اثر میں دوس

ہوتے ہیں۔

آپ کا فرمان ہے۔

”محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان کے پھول کیلئے
خوشبو، ایمان کے جسم کیلئے جان اور ایمان کے پتہ کیلئے راشی ہے اور
دوسرے پاس دلوں، جہان کا سرمایہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
سوا کچھ نہیں ہے۔“

آپ سے جب کوئی مرید کسی دیکھ کر سنے کے متعلق عرض
کرتا ہے تو آپ کا جواب ہوتا ہے ”دورو پاک“ اس لئے کہ سب
دنیویوں کا دیکھنا دورو پاک ہے۔
آپ فرماتے ہیں۔

”جب انسان حضور نبی کریم صلی علیہ وسلم کو امن و رحمت بکارت
ہے تو اسے اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے اور متقی رسول ﷺ ہی
اندر دلوں میں سہاگے نکھر رہا ہے۔“

قوت و شوق سے ہر پستہ کو ہالا کر دے

دہر میں ہم عمر ﷺ سے لہلا کر دے

(اقول)

وقت استقامت

اللہ تعالیٰ حوزہ جہل کے بے شک کی یہ شان ہوتی ہے کہ جب وہ
تاج اوتا ہے تو پتے پر دو کار کا اسے بھر دیتا ہے۔ اس کا نام
بھینا ہے تو نقطہ ہے سب اہل کمال کی پارگا میں۔ دست سوال دراز
کرتا ہے تو صرف اپنے دیباہ و محلی سب کی چٹاپ میں۔
بادشاہوں کی دولت و امیروں کی ثروت اور وزیروں کی جاہ و عظمت
اس کی نگاہ میں بیک وقت نہیں رکھتی۔ دنیا کی کوئی دولت اس کی توجہ کا
مرکز نہیں ہوتی۔

قد حضرت صاحب زلیخہ کو اللہ رب العزت نے بڑی
دولت و استقامت عطا فرمائی ہے۔ آپ اپنے اہل و عیال و خلیوں سے
اکثر فرمایا کرتے ہیں:

"موت کی مثال سائے کی مانند ہے اگر اس کے چھہ بڑھتا
شروع کر دے تو کبھی بھی اس کو نہیں پکڑ سکے گا، لیکن اگر اس کی طرف
پہنچ کرے تو یہ قدموں میں آ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر دولت کو تصور بناد
گئے تو کبھی بھی سیر نہ ہو گے مگر اس سے استقامت کا مظاہرہ کر کے تو یہ
اہل و عیال کو کرہا رہے قدموں میں آئے گی۔"

روٹی اور میرزا اللہ علیہ نے استقامت کے متعلق کیا خوب کہا ہے
خدا کے پاک بندوں کو حکومت میں عطا کی میں
دور کوئی مگر مخلوق رکھتی ہے ؟ استقامت

خوش خلقی اور تالیف قلب

خوش خلقی اور تالیف قلب ایک ایسی نعمت ہے جس کے ذریعے
سنگوں کو موسم بنادیا جاسکتا ہے اور یہ دونوں چیزیں اسلامی تعلیمات کا
مراعات لازمی ہیں۔

بلکہ حضرت صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں:

"خوش خلقی اور چیز ہے اور خوشامد اور چیز ہے۔ خوشامد کرو
و منوع ہے مگر خوش خلقی میں مطلوب ہے۔ کام جو خلی بد خلقی سے نہیں
ہو سکا خوش خلقی اور تالیف قلب کے وسیعے با حسن طریقے سے حاصل
ہو سکتا ہے۔"

الندب العزت نے قید حضرت صاحب کو امانت فرمائی اور
تالیف قلب کا دائرہ عطا فرمایا ہے۔ یہ تینوں طالب علم و مریدین
آئے ہیں۔ اپنے مسائل عرض کرتے ہیں۔ آپ خدا چٹائی سے
پہلے خود سے سننے کے بعد ہر ایک کے لئے خضر و خضر سے دعا

فرماتے ہیں۔ آپ شریف و عظیم کسی سے الحمد للہ سے گریز نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ جوں و جو حق اس مردِ فکدہ کے پاس پہنچتے آتے ہیں۔ تھک رہا ہو لیکن رحمتِ اللہ علیہ نے کچھ کہا:

ہم کیوں ہے زیادہ شرب خانے میں
فقط یہ بات ہے کہ یہ سلاں ہے مردِ فلیک

تلاذد ۔

قبلہ حضرت صاحبِ دامت برکاتہم العالیہ کا امتِ اسلامیہ پر یہ ایک بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے اس کو ایسے بے قیمتی سونے دیے کہ کبھی آپ کا نام انگریزوں کی آغوش سے آپ کے قاصدِ شہدِ طلباء شریعتِ اسلامیہ کی پاسداری کر رہے ہیں اور دیگر اسلامی ادارہ کی تحریکوں میں سب سے آگے چلے دکھائی دیتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ قبلہ حضرت صاحبِ مدظلہ العالی نے اپنے شاگردوں کی ایسی تربیت فرمائی کہ وہ خلوصِ دل سے وہیں کا دور رکھتے تھے اور رکھتے ہیں۔ یہ سب آج بھی ہجر کی لالچ کے تخیل دینے کو اپنی رہنمائی کا لالہ دے جاتے ہیں۔

ایک آدابِ مسلم کی آسمانی، باقی پھر قیصرِ نور و نورِ جلالہ

دلیل اس کے علاوہ ہوا کرتے ہیں۔ جب ہم اس پہلو سے قبلہ حضرت صاحبِ زیدِ شرف کے مقام کا جائزہ دیتے ہیں تو ہمیں ہر طرف روشنی کی روشنی نظر آتی ہے۔

آپ کے علاوہ میں سے بعض کا سہوہہ دلیلی ہیں۔

(۱)۔ مولانا حافظ محمد امجد علی صاحب مدنی مسکن اسلام آباد (شریہ) (افریقہ)

(۲)۔ شیخ طریقت الحاج مولانا طاہر الدین صاحب مدنی سہارنہ ضلع نیرسا شریف۔

(۳)۔ مولانا محمد سعید نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ سابق خطیب دارالافتاء جامعہ مفتی رحمتہ اللہ علیہ لاہور۔

(۴)۔ مولانا سید زاہد اہل شاد صاحب رحمتہ اللہ علیہ سابق خطیب ہندوستان جامعہ سہیل آباد۔

(۵)۔ مولانا حافظ معراج الاسلام سابق صدر مدرس جامعہ محمدیہ بمبئی شریف (اس وقت آپ مہاجر القرآن لاہور میں علم کی شمع لڑکھائی کر رہے ہیں)

(۶)۔ مولانا سید جلیل صاحب الرحمن شاد صاحب مدنی مفتی دکنش آراء و تحکیم۔

(۷)۔ مولانا قاری حافظ فضل حسین صاحب ساجی خلق کوئی آزاد بخیر۔

(۸)۔ مولانا محمد فیض الحسن قاضی صاحب جامع مسجد سینیہ داریرین شیخوپورہ۔

(۹)۔ مولانا حیدر محمد صاحب مہتمم ہرعلوم بخیرہ دارالآزاد بخیر۔

(۱۰)۔ مولانا سید راجہ علی شاہ صاحب گوشتا نوالہ۔

صفت تعلیم و تعلم

قبل حضرت صاحب ذیل ہمارے تقریباً ساری عمر پڑھنے پڑھانے میں رہے۔ آج بھی جبکہ آپ کی صحت میں بات کی اجازت نہیں دیتی کہ کچھ پڑھ پڑھائیں آپ کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ میرے پاس جو علم ہے وہ دوسروں تک منتقل کر سکوں۔

۔ میں اپنا خون منی میں ڈال کر
میں پورے اکا، چاہتا ہوں

میری بڑی بیہوشی اکثر سنا کرتے تھے کہ میں اب ہر حال میں بخیر ہوں اور
راقم الحروف تقریباً دو ماہ قبل تک ہر بدھا آپ دامت برکاتہم العالیہ سے
اکتساب علم کیا کرتے تھے

یک دن بیہوش ہو گئے۔

"ہماری انہض اوقات یہ سوچ کر تھاری آنکھوں میں آنسو
بھلا لے لیتے ہیں کہ ہم آپ کی اس عمر میں کوئی خدمت نہیں کر سکتے
جبکہ دیگر محققین و مسئلہ کن تو یہ تمام کام بھر بھر کر لے جاتے ہیں۔

آپ حاستہ برکاتہم العالیہ فرماتے تھے

"ہر آدمی پڑھتا ہے پڑھاؤا یہ وہی میری خدمت ہے"

آپ دامت برکاتہم العالیہ کی اس بات پر میرے ذہن میں جو سب
سے نکلی بات آئی وہ یہ تھی۔

۔ معہ کل انہض ہانا پھر ہے لکھ برسون

جب خاک کے پودے سے انسان نکلے ہیں

کشف و کرامت،

میں اس وقت تک پڑھتا تھا کہ میں اس لئے نہیں کہ میں اس
اشیاء کا خاک نہیں بلکہ اس قدر ہے کہ میں ایسے لوگوں کے وسیعہ خلاق
علم و عمل بخیر ہوں، پابندی شریعت، استقلال دار کوئی کون حالات ہی کو
بہت بڑی کرامت سمجھتا ہوں اور کیا ہی بلند پایہ قریب کسی بزرگ کا ہے۔

الاستطاعة فوق الكرامة

سید الان کھ حضرت چنبرہ بظاہر کی رحمت اللہ علیہ کی خدمت میں
ایک شخص رحمت کی نیت سے حاضر ہوا کافی عرصہ پہلے کے بعد ایک
روز نکلا یکہ انہی کی اجازت طلب کی ارشاد فرمایا کیوں چلے؟
مرض کی کہ سالہا سال میں کوئی کراست آپ کی نہیں
دیکھی۔ اس لئے دل برداشتہ ہو کر ناخوش چلا ہوں۔ آپ نے فرمایا
کہ اتنی مدت میں میرا کوئی فعل و عمل نہ کرئی توں۔ چہرہ ہر پانچ
شریعت کے خلاف بھی دیکھا؟

اس نے کہا:

"ہرگز نہیں"

فرماتے گئے اور کرامت اس سے بڑھ کر کہا دیکھنا چاہتے ہو؟

۔۔ بھائے درخیاں لہو اللہ

حسن در ہر گیسوئے کرب

آہا! ان لوگوں کے حالات، کرامات، کب ظاہر کر سکتے ہیں۔
وہ جن کی پند از اعلیٰ علیین سے گزر کر مشاہدے میں مستغرق رہتی ہے۔
جن کی محویت میں کوئی اور حق شان نہیں رہتا ہے جن کے ارشادات
کنز علی ہوتے ہیں جن کی ہمت و عالم کی امتداد نہیں سمجھتی، جو

کھٹا و کھٹا ماحول سے بے نیاز ہو کر ارگاہے یار میں جا سا جہ ہوتے
ہیں نور جن کی اوا میں پکار پکار کر کہتی ہیں۔

ظاہر میں کہیں پیٹھے ہیں

باطن میں کہیں ہیں

توحید۔ جب اجازت ہوگی تو اللہ کرکات بھی لکھی جائیں گی

☆☆☆☆☆

حرف آخر:

مجھ سے اگر کوئی پوچھے تم نے بھی وہ شعر حیات دیکھا ہے جو
 نکلے ہوؤں کو راستہ دکھاتا ہے، مایوسوں کو امید دلاتا ہے اور ہمارے
 ہوؤں کو زندگی دیتا ہے؟
 تو میں کہوں گا:

"ہاں"

وہ بلندی مائل، گورا چہرہ محض ہے، اس کے تین نقش بہت ہی
 دلآویز ہیں، اس کی آواز شعلی اور دل موہ لینے والی ہے، اس کی آنکھوں
 میں دلوں تک پہنچنے والی روشنی ہے، اس کے مصلے میں قرونِ اولیٰ کی
 جہازوں کی گری اور مصلے میں پرانی، ستاروں میں برسی پرانی خانقاہوں کی
 خشک ہے۔

تو پوچھنے والا کہے؟ — یہ تو اپنے "بابائی" ہیں۔ تو میں
 کہوں گا ہاں۔ آج کے شعر حیات "بابائی" ہی ہیں۔

ایک دن تھری عمر افضل سعید صاحب خواب میں گئے کہ میں
 نے خواب میں اپنی والدہ ماجدہ رہا اللہ تعالیٰ کی دیار سے کہ: آپ پر مانے
 لکھیں: "تھرا یہ جو بزرگ ہیں اللہ کے ہاں ان کی بڑی شان ہے۔"

جس بل کر جاں بلب ہو جاتے ہیں وہ ہم آ کر قبلہ حضرت صاحب کے
سائے میں پناہ لیتے ہیں۔ کہ سول خدا علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
سچے عاشقوں کے سائے بھی جیسے شہدے ہوتے ہیں۔

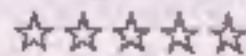
پور مجھ سے اگر کوئی پوچھے تم نے بھی حضور کیسے ہیں؟ تو میں
فورا کہوں گا "ہاں"

بلندی ماں قدرے گھسے چنے اگر حضور نہیں تو حضور جیسے ضرور
ہیں کہ ان کی مجلس میں بیٹھنے والا کوئی شخص گمراہ نہیں ہو سکا، حالات کے
مستور میں ڈوب نہیں سکا، برائی کے صحرا میں بھٹک نہیں سکا۔

لہذا

مجھے یہ بھی یقین ہے اور تمہارا تھا کہ جب ہم قبلہ حضرت صاحب دست
ہ کا ہم اعلیٰ کے ساتھ اعلیٰ جائیں گے تو ہی رحمت تعالیٰ صرف
اس بات پر ہماری شفاعت فرماویں گے کہ ہم سب قبلہ حضرت صاحب
کے بیٹے ہیں، ان کے چاہنے والے ہیں۔ (بسم اللہ)

نعت بہارِ نصیر



آئینہ نصیر

نمبر شمار	آئینہ نصیر	صفحہ نمبر
۱	صدائے حق	۵
۲	نسب نامہ شایخ اقبال	۶
۳	نسب نامہ شایخ حالی	۱۰
۴	سر لوحہ شہدائے حق	۱۱
۵	ایمان کے گہر	۱۵
۶	علی اور عطاء	۲۷
۷	دورانِ تعلیم چند خوشگوار پارسی	۳۹
۸	ترویج	۴۵
۹	روا احسان	۵۵
۱۰	آپ بکڑ	۵۹
۱۱	روحانی ارتقاء	۸۷
۱۲	قبلہ حضرت صاحب کے اقوال و کرداریں	۱۰۱
۱۳	دشمنی و اثرات	۱۱۱
۱۴	نظرے غول گزرے	۱۲۵
۱۵	خوف آخر	۱۴۱

مصنف کی دیگر معرکتہ الآراء تصانیف

